THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the May 27, 2022
(318th Session)
Volume II, No.04
(Nos.01-17)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume II SP.II (04)/2022
No.04 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran....1
2. Questions and Answers....2
3. Leave of Absence....83
4. Point raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding highhandedness by the Government during PTI protest....84
    - Senator Azam Nazeer Tarar, Leader of the House....88
5. Motion under Rule 260 moved by Mr. Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs for dispensation of Rules....90
6. The Elections (Amendment) Bill, 2022....90
7. The National Accountability (Second Amendment) Bill, 2022....96

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the May 27, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at Thirty six minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾

ترجمہ: اور تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں کے) قدم جمنے کے بعد لڑکھڑا جائیں اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کے رستے سے روکا۔ تم کو وہ عقوبت کا مزا چکھنا پڑے۔ اور بڑا سخت عذاب بھی ملے۔ اور اللہ سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت بیچو اور) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ (کیونکہ ایفائے عہد کا) جو (صلہ) اللہ کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی

ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر سے کام لیا ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔ جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور مومن بھی ہو تو ہم اس کو دنیا میں پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

سورۃ النحل: (آیات 94تا97)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ، جمعہ مبارک۔ پہلے چیئرمین کو بولنے دیں۔ بیٹھ جائیں چوہدری صاحب ۔ Question Hourکے بعد میں آپ کو وقت دوں گا۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی مہربانی کریں، وقفہ سوالات پہلے ہونے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھی میں نے کہاQuestion Hourکے بعد ۔ شکریہ۔ سینیٹر سلیم مانڈوی والا کو مبارک ہو وزیر مملکت بن گئے ہیں، چیف ویپ بن گئے ہیں۔ دیکھیں آپ کا ساتھی وزیر بن گیا ہے۔

Questions and Answers

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔ تشریف نہیں لائے۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔

*(Def)**Q.No.159: **Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui:** Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the criteria for selection / appointment of the present Governor State Bank of Pakistan indicating details of monthly salary, perks and other privileges drawn by him; and

(b) whether it is a fact that the present Governor State Bank of Pakistan is former employee of IMF, if so, the period during which he remained associated with IMF?

Mr. Miftah Ismail: (a) Present Governor, SBP has been appointed under Section 10(3) of SBP Act, 1956

which provides “that the Governor shall be appointed by the President for a term of three years, and on such salary and terms and conditions of service as the President may determine, except that neither the salary of the Governor nor his other terms and conditions of service shall be varied to his disadvantage after his appointment. No person shall hold the office of the Governor after attaining the age of sixty five years”. Monthly salary of Governor State Bank of Pakistan is Rs. 2500,000. Other perquisites are Annexed.

(b) Prior to Dr. Raza Baqir’s appointment as Governor, SBP, he worked for eighteen years at the IMF.

Annexure

TERMS & CONDITIONS OF GOVERNOR SBP

Items	Perquisites
Annual Salary Increment	10% of the monthly salary
Accommodation	Furnished and maintained (State) Bank House or House Rent Allowance with furnishing & maintenance by the Bank. [As approved by the SBP Board]
Transport	Two fully maintained Chauffeur driven cars with petrol ceiling of 600 liters each as follows: -1800CC local assembled car with the option to buy on book value -1600CC local assembled car.
Utilities	Actual expenses of electricity, gas, water and fuel for the standby Generator to be provided by SBP.
Children Education School Fees	75% of the total school fees of children.
Entertainment	On actual basis for business
Telephone	Facility of free land/mobile phones and internet access
Domestic Help	Reimbursement of actual salary paid for up to four servants of Rs.18,000/-/head with periodic reviews of the subsidy by the HR Committee as per requirement.
Security	24 Hours security as per requirement including security guards and security system.
Medical Facility	Full medical facilities as per SBP Rules.
Leave	3 days per month with leave encashment facility of up to 6 months on completion of the tenure.
Gratuity	One month monetized salary for each completed year of service on last drawn salary.
Contributory Provident Fund	8-1/3% of pay
Traveling Allowances	As per SBP rules/approved by the SBP Board.
Relocation expenses	Air ticket for self & family and freight on actual
Post Retirement Benefits	As approved by the SBP Board
Club Membership	One- time membership fee on actual alongwith monthly actual charges.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ گورنر سٹیٹ بنک صاحب کی جو مراعات اور تنخواہیں ہیں ان کی حد تک تو ہمارا شاید کوئی کنٹرول ہے لیکن کیا گورنر کی تعیناتی کے بعد سٹیٹ بنک کے اوپر ہمارا کسی طرح کا کوئی کنٹرول IMF سے معاہدے کے بعد باقی رہ گیا ہے یا ہم نے گورنر لگا دینا ہے پچیس لاکھ تنخواہ دے دینی ہے، مراعات دے دینی ہے اور باقی احکامات وہ IMF سے لے گا؟

جناب چیئرمین: کتنے لاکھ تنخواہ؟

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: پچیس لاکھ تنخواہ اور اس کے بعد مراعات ہیں جو کروڑوں میں چلی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: یہاں چیئرمین سینیٹ دو لاکھ پر گزارہ کر رہا ہے۔ جی وزیر مملکت برائے فنانس پلیز۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا (وزیر مملکت برائے خزانہ): شکریہ، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر کی طرف سے جو سوال پوچھا گیا ہے، یہ تو واضح ہے کہ پچھلے Governor صاحب کو Government نے لگایا اور State Bank Act 1956 کے تحت یہ لگے، President Sahib نے as per rules ان کی appointment کی اور ان کی جو recommendations ہوتی ہیں according to this ان کی جو previous salary ہوتی ہے ، آپ اس سے کم نہیں لیکر جاتے، شاید ان basis پر پچھلی government نے governor صاحب کو رکھا تھا۔ اب نئے State Bank Rules کے بارے میں جو بات پوچھی گئی ہے، اس میں ہم کچھ changes لیکر آئے ہیں، جو comparatively 1956, اس میں یہ ہو رہا ہے کہ جو salary ہے اب Board of the Governors of State Bank determine کرے گا، not like previously we used to do, appointment by the President and terms also set by him اور جو autonomy کا پورا question ہے وہ ہم سب کے سامنے ہے، جی وہ initially indicate ہوئی کہ State Bank

autonomous ہوگیا ہے اوران کے اپنے rulesاور اس کی independent functioning پر IMF کا بھی ضرور اپنا influence تھا، اس stageپر ہم IMF سے بات کر رہے ہیں لیکن ہم جس پریشانی میں مبتلا ہیں وہ یہ ہے کہ as a nation we are unable to continue with policy and commitments that we give and share with the international agencies, چاہے وہ IMF ہو یا World Bank ہو ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ آپ کے ہاں policy continuity نہیں ہوتی، آپ policy لاتے ہیں، آپ کی governmentجو sign کرتی ہے وہ ہی پیچھے ہٹ جاتی ہے اور ہمیں IMF کی طرف سے بار بار یہ کہا جارہا ہے کہ جو پچھلی حکومت نے وعدے کیے تھے، written agreement دیے، آگے گئی پھر پیچھے ہوئی، پھر آگے گئی پھر پیچھے ہوئی ہم as a nation ایسے کس طرح operate کریں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: کیوں کہ ہم نے credible Pakistan بنانا ہے، ہم نے جو legislation پاس کردی، ہم اسے کسی stage پر ضرور لیکر آنا چاہیں گے لیکن important یہ ہے کہ if we commit to international agencies and to the world we need to stick to our commitment یہ state کی commitments ہوتی ہیں یہ governments کی commitments نہیں ہوتی ہیں، ہمیں اس کو honour کرنا پڑے گا، ابھی تھوڑا سا خیال کرنا پڑے گا، البتہ کوشش ضرور کریں گے کیونکہ ابھی economic side strong ہوئی ہے ہم ان کو ذرا سا اس بات پر ان سے discussions زیادہ رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب ایک منٹ، میں آپ کو وقت دوں گا، سوال نمبروں پر چلتے ہیں۔ معزز سینیٹر تاج حیدر سپلیمنٹری۔

سینیٹر تاج حیدر: محترمہ وزیر مملکت نے آج بہت اہم قومی نوعیت کی باتیں اس وقت کی ہیں، میں پوچھنا چاہوں گا کہ پاکستان کی مالی خود مختاری بحال کرنے کے لیے کیا کوئی قانونی ترمیم حکومت کے زیر غور ہے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے خزانہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر تاج حیدر صاحب، آپ اپنا سوال پھر repeat کریں۔

سینیٹر تاج حیدر: میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایک قانون پاس ہوا تھا جس کے ذریعے ہم نے پاکستان کی مالی خود مختاری our sovereignty and financial affairs, we had submitted it to IMF, State Bank کو empower کرنے کے لیے ہم نے یہاں پر ایک بل پاس کیا تھا، کیا اس کو واپس لینے یا اس پر ایک نئی ترمیم لانے کا حکومت سوچ رہی ہے جس کے ذریعے پاکستان کی sovereignty at financial affairs بحال ہو جائے؟

جناب چیئرمین: میرے خیال سے انہوں نے reply تو کر دیا تھا، معزز وزیر مملکت برائے خزانہ پھر بتائیں۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میں نے اس بات پر آپ کو تھوڑی سی attention دلانے کی کوشش کی ہے کہ بالکل ہم سمجھ رہے ہیں کہ ہمیں اپنی economic policy, اپنی economic security, اپنی policies کو خود آگے بڑھانا چاہیے، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ home-grown ایک IMF reform package کے پاس لیکر جائیں اور یہ نہ ہو ہم ہر بات پر ان سے dictation لیں یہ ہماری کوشش ضرور ہے، ہم اپنی pace میں move کر رہے ہیں اور انہی policies کو لانے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمارے interest میں ہیں۔ جو بات معزز سینیٹر کر رہے ہیں میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گی اگر State of Pakistan کوئی commitment کرتا ہے ہمیں اس کو ضرور honour کرنا چاہیے البتہ ہم ان چیزوں کو ضرور review کریں گے، اپنی policies خود بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، آگے international agencies سے بھی باتیں کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ آپ دیکھیں

گےجب ہم آہستہ آہستہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونا شروع ہوں گے تو آپ کو اس میں improvement نظر آئے گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں نہیں، جی معزز وزیر مملکت برائے خزانہ۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: دیکھیں گزارش یہ ہے کہ ہم اپنی قانون سازی تو خود ہی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو بھی بل آتا ہے پارلیمنٹ پاس کرتی ہے، ہم آگے بڑھ رہے ہیں اور ساری چیزیں دوبارہ خود ہی دیکھ رہے ہیں but important بات یہ ہے let us call a spade a spade, first we need to stand up on our own feet and get our house in order.ہم اس طرف بڑھ رہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ لیکر جارہے ہیں اور آپ دیکھیں گے پیش رفت ہوگی۔

جناب چیئرمین: جناب شوکت فیاض احمد ترین صاحب، سپلیمنٹری۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: میرا سپلیمنٹری یہ ہے I think ہماری وزیر صاحبہ نے جن کی میں بہت عزت کرتا ہوں، انہوں نے ایک بات کی کہ IMF یہ چیز پسند نہیں کرتا اور دیگر انٹر نیشنل ادارے بھی کہ ہم اُن سے جب کوئی وعدے وعید کریں اور پھر ہم اُس سے پیچھے ہٹ جائیں۔ انہیں بھی یاد ہوگا کہ ہماری حکومت کا تو پہلا IMF پروگرام تھا۔ ہماری حکومت کے ساتھ ہونے والے معاہدے میں IMF نے بہت سخت conditions رکھی تھیں۔ میں جب بطور Finance Minister آیا تھا تو اُس وقت جو 700 ارب کی exemptions نکالی گئی تھیں، میں نے resist کیا اور ہماری حکومت نے negotiate کیا اور ہم اُسے 350 ارب پر لے آئے پھر انہوں نے جب کہا کہ 4 روپے 95 پیسے آپ base rate میں اضافہ کریں ہم نے negotiate کیا اور 2 روپے 25 پیسے کا اضافہ کیا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب، ایوان کا ماحول خراب مت کریں۔ جی سینیٹر صاحب۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: ابھی جو IMF کی بات کی جارہی ہے تو میرا آپ سے سوال ہے کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں کی جس کو ہم نے relic کیا ہو۔

جناب چیئرمین: میری سب سے گزارش ہو گی کہ ایوان کا ماحول خراب نہ کریں۔ سینیٹر قرۃالعین مری صاحبہ پلیز۔ جی شوکت ترین صاحب، آپ اپنا سوال کریں۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: جی میں اپنی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا سوال صرف اتنا ہے کیا یہ صرف PTI کی حکومت کے بارے میں کہہ رہے ہیں یا پھر پچھلے تیس سالوں میں پاکستان میں مختلف حکومتوں نے 14, IMF Programmes لیے تھے یا اُن تمام کی بات کی جارہی ہے۔

Mr. Chairman: Honourable MoS for Finance please.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: دیکھیں point یہ ہے کہ ہم نے حکومت میں آنے کے فوراً بعد World Bank and IMF سے بات چیت شروع کی ہے اور میرا IMF کے ساتھ بات چیت کا پہلا تجربہ ہے۔ ہم نے جب بات چیت کا آغاز کیا تو ظاہر ہے کہ انہوں نے سابقہ حکومت کے بارے میں ہی بات کی ہے۔ That we see no policy continuity and we have faced this multiple times. تو پچھلی حکومت کے اقدامات کی وجہ سے ہماری اپنی credibility بھی کچھ ایسی ہو رہی ہے کہ ہمیں establish کرنا پڑ رہی ہے۔ میں بطور حکومت یہ بات ضرور کہوں گی کہ ہم اپنی policies کو خود بنائیں اور اپنی بھرپور تیاری سے ان forums پر جائیں اور negotiations کے ذریعے ان تمام اداروں کے ساتھ deal کریں responsibly with proper home work تاکہ ہم انہیں stick کر سکیں اور stand by کریں اور دوبارہ لوٹ کر ایسا نہ سوچنا پڑے کہ ہم نے بہت بڑی بڑی غلطیاں کر دی ہیں۔

So we need to get our own House in order and we need to proceed thereof that's the way for us to regain our credibility which we have lost substantially in the last few years.

Mr. Chairman: Honourable Senator Mohsin Aziz, supplementary please.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! بہت شکریہ۔ میرا ایک سوال ہے۔ جس طریقے سے سوال پوچھا گیا۔ اس سوال کا مطلب اور جواب دینے کا مقصد واضح نہیں ہوا۔ اس سوال کے proposer نے

پوچھا تھا کہ salary بہت زیادہ ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اُن کی salary پچیس لاکھ روپے زیادہ ہے اور accommodation بھی زیادہ ہے تو آپ کتنی salary پر کوئی appointment کریں گے؟ دوسرا سوال میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پچیس لاکھ کی تنخواہ ماہانہ important ہے یا پھر 180 روپے سے ڈالر 205 روپے پر لانا ضروری تھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی معاشی پالیسی خود تشکیل دیں گے۔ آپ کا سوال تھا کہ Governor State Bank, IMF میں کام کرتے تھے۔ جی بالکل کرتے تھے تو پھر کیا ہو گیا؟ کیا آپ IMF کے پاس نہیں گئے؟ آپ نے آج کیا اقدام لیا؟ آپ کی حکومت نے 30 روپے پٹرول کی قیمت بڑھا دی۔ میرا سوال یہ ہے اگر IMF میں کام کرنے والا شخص پاکستان کے لیے کام کرتا ہے اور اچھے results لے کر آتا ہے تو اُس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟ دوسری بات، آپ کو اُن کی salary and perks پر کافی تشویش ہے اور آپ کا دل بہت پریشان ہے۔ ہمارے روزانہ کی بنیاد پر اربوں روپے ضائع ہو رہے ہیں۔ موجودہ حکومت کس طرح کا گورنر لانا چاہتی ہے جو ہماری حکومت کی غلط policies میں بہتری لا سکے۔ آپ کی حکومت کی کون سی ایسی policies اور ترجیحات ہوں گی جس پر عمل درآمد کی وجہ سے ڈالر کی قیمت مستحکم ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر محسن عزیز۔ آپ کا سوال مکمل ہو گیا ہے۔ جی، وزیر مملکت برائے خزانہ آپ بات کریں۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میں فاضل ممبر کا جو سوال سمجھ پائی ہوں اس سارے rhetoric میں انہوں نے آئندہ کی policies and appointment of Governor State Bank کا ذکر کیا ہے۔ State Bank کے موجودہ Governor جو اس وقت کام کر رہے ہیں وہ as Deputy Governor State Bank exist کر رہے ہیں اور acting charge کے طور پر Governor State Bank کام کر رہے ہیں۔ ہم بہت جلد ایک نیا Governor State Bank تعینات کریں گے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہماری policies, home driven اور ملکی مفاد میں ہوں۔ میں بار بار کہہ رہی ہوں کہ ہم پرانی policies کو یک دم ختم نہیں کر سکتے یقیناً ہمیں اُن تمام کے اثرات بھی برداشت کرنا ہوں گے اور کچھ عرصہ انہیں ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: تین سپلیمنٹری سوال کیے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد اجازت نہیں ہوتی ہے۔ مجھے ایوان کی کارروائی کو چلانا ہے۔ آپ بعد میں کر لیں۔ سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ ! آپ تشریف رکھیں۔ جی۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔ آپ اپنا سوال کریں۔

*Q.No.77. Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the rate of inflation registered in the country during the last three years with month wise break up?

Mr. Miftah Ismail: The rate of inflation registered in the country during the last three years with month wise break up is given below:

CPI Inflation Rate				
Month	**2018-19**	**2019-20**	**2020-21**	**2021-22**
Jul	6.7	8.4	9.3	8.4
Aug	6.2	10.5	8.2	8.4
Sep	5.4	11.4	9	9
Oct	6.5	11	8.9	9.2
Nov	5.7	12.7	8.3	11.5
Dec	5.4	12.6	8	12.3
Jan	5.6	14.6	5.7	13.0
Feb	6.8	12.4	8.7	12.2
Mar	8.6	10.2	9.1	12.7
Apr	8.3	8.5	11.1	13.4
May	8.4	8.2	10.9	
Jun	8.0	8.6	9.7	
Period Average	**6.8**	**10.7**	**8.9**	**11.0**

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب ! میرا منسٹر صاحبہ سے سوال ہے کہ گزشتہ تیس سالوں میں جو inflation کی وجہ سے مہنگائی کی ratio, gradually نہیں بلکہ بہت تیزی سے 2018 سے مسلسل آج تک بڑھ رہی ہے۔ موجودہ حکومت مہنگائی روکنے کے لیے کیا اقدامات لے رہی ہے ؟

باوجود remittances اور دیگر indicators کے آج مہنگائی 13% to 8.0 % تک 8.0 % بڑھ چکی ہے۔ جناب ! میرا سوال یہی ہے کہ پچھلی حکومت نے 13% to 8.0 % تک مہنگائی میں اضافہ کیا ہے۔آج پاکستان کے عوام تباہ حال ہو چکے ہیں۔ موجودہ حکومت کی کیا strategy and planning ہے کہ اس میں کمی لائی جاسکے اور عوام کو ان مشکلات اور تباہی سے بچایا جاسکے۔

Mr. Chairman: Honourable MoS for Finance please.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: شکریہ۔ معزز ممبر نے ایک بہت important نکتہ اٹھایا ہے۔ مہنگائی ہم سب کو بہت affect کر رہی ہے۔ مہنگائی ہم سب کے دل کے بہت قریب ہے۔ ہماری حکومت دن رات کام کر رہی ہے کہ مہنگائی سے ہم اپنی عوام کو کیسے بچائیں۔ ہم اپنی عوام کو مہنگائی سے کیسے آزاد کروائیں اور معیشت میں کیسے بہتری لائی جاسکے۔

Mr. Chairman: Please order in the House and first listen to the answer of the question. Thank you, yes please MOS for Finance.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: دیکھیں میری فاضل ممبران سے گزارش ہو گی کہ آپ پہلے سن لیں کہ جو مسائل ہم face کر رہے ہیں وہ کیوں arise ہوئے اور ان کی وجوہات کیا تھیں؟ آج ہمارے ملک میں inflation کیوں بڑھ رہی ہے؟ اگر آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں تو میں ایوان کو آگاہ کر سکوں گی۔ دیکھیں پچھلے three years کے بارے میں تمام independent researchers بتا رہے ہیں کہ مہنگائی میں تیزی سے اضافہ کیوں ہو رہا ہے۔ موجودہ مالی سال exceptional ہے کیونکہ globally ہم super cycle میں چلے گئے ہیں۔ Internationally ہماری prices of daily commodities میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ پچھلے مالی سالوں 2017-2021 میں research ہمیں دکھاتی ہے کہ monetary expansion یعنی حکومتیں جو قرضہ جات نظام حکومت چلانے کے لیے لیتی ہیں اُن وجوہات کی بناپر عوام کو inflation برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہ ایک main factor ہے جس کی وجہ سے مہنگائی میں پچھلے تین سالوں میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں آیا جس کا تناسب تقریباً 68% بنتا ہے۔ Independent researchers لکھتے ہیں کہ 20%

مہنگائی imported inflation کی وجہ سے ہوئی۔ پاکستان wheat, palm oil and sugar بیرونی ممالک سے خرید رہا ہے اور ان تمام چیزوں کی وجہ سے inflation میں اضافہ ہوا۔ پہلے ہم ملک میں food items کم import کرتے تھے لیکن بد قسمتی سے ہم نے کچھ سالوں سے ملک میں ان تمام items کی import زیادہ کیں کیونکہ دُنیا میں ان تمام چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا اور ان ہی وجوہات کی بنا پر imported inflation میں بے حد اضافہ ہوا۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ food inflation میں general inflation سے زیادہ اضافہ دیکھنے کو ملا۔ ایسی چیزیں پاکستان میں پہلے نہیں ہوا کرتی تھیں اور ان ہی وجوہات کی بنا پر ملک میں administrative prices میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔جس کی وجہ سے پچھلے سالوں میں بہت increase ہوا اور پھر تین سالوں میں administrative prices بھی بہت بڑھائے گئے، اس کی وجہ سے تقریباً inflation 10% ہوئی، یہ وہ وجوہات تھیں کہ کیوں ہم نے 2021 تک زیادہ مہنگائی دیکھی۔آپ بالکل clearly دیکھ رہے ہیں کہ وہ وجوہات وہ تھیں جو ہمارے کنٹرول میں تھیں اور ہم پھر بھی کنٹرول نہیں کر پائے۔ اب کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت کے analysis ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ monetary expansion کا lagged effect بھی آ رہا ہے، اس وقت وہ تقریباً 20% ہے مگر inflation 75% وہ ہے جو food items کی imports اور باقی چیزوں کی import کی وجہ سے ہو رہی ہے یعنی international economy میں جو global super cycle آیا ہے وہ inflation 75% اس کی وجہ سے ہے۔ میں کہنا چاہتی ہوں کہ اس سال میں 75% inflation international commodity prices میں hike کی وجہ سے ہے تو ہمارا اس پر تھوڑا کنٹرول کم ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس کے علاوہ جو اور وجوہات ہیں جسے ہم حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، in fact میں یہ بھی بتانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ ہمیں supply chain کو بھی improve کرنا ہے، جس حد تک ہو سکا ہم نے commodity prices کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی ہے، جب تک administrative prices inevitable نہیں ہوئے، اس کے بغیر ہم نہیں رہ سکتے تھے، اسے ہم نے کنٹرول کیا ہے۔ ہم نے بہت سے ایسے measures لیے ہیں کہ عام آدمی کو اس

سے insulate کریں، ہم نے بہت سی اشیائے خورونوش کو کنٹرول میں رکھا ہے۔ میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہمارے پاس strategy ہے، ہم اسے implement کر رہے ہیں، اس کی افادیت ہوتے ہوتے وقت لگے گا۔ ہمیں اس چیز کا درد ہے، ہم aware ہیں، جس حد تک possible ہوا عام آدمی کو اس سے بچانے کی کوشش کریں گے۔ ہم کافی schemes لے کر آئے، جس میں رمضان package تھا، جس میں subsidized آٹا بھی تھا، باوجود تمام پریشانیوں کے ہم نے پٹرولیم کی subsidy بھی دی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر زرقا سہروردی صاحبہ، سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر زرقا سہروری تیمور: وزیر مملکت صاحبہ with all due respect and welcome to the House. میرا سوال یہ ہے کہ ہم تو پہلی مرتبہ آئے تھے لیکن جو financial plans کی continuity کے بارے میں بات ہو رہی ہے، تین تین مرتبہ ن لیگ اور PPP حکومت کر چکی ہے، ہمیں آج تک کیوں continuity نہیں ملی جبکہ financial planning تو ہونی چاہیے تھی، یہ financial planning کی ہی کمی تھی کہ ہماری جگہ آپ نے حکومت بنائی۔ اب سوال یہ ہے کہ اب آپ کیا نیا کریں گے کہ جو آپ نے پہلے نہیں کیا۔ کیونکہ ابھی تک تو ہم لوگوں کی تعیناتی دیکھ رہے ہیں، چیزیں مہنگی ہو رہی ہیں، تین مرتبہ بجلی کی قیمت بڑھی ہے، کس قدر لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے لیکن آپ کہہ رہی ہیں کہ آٹا سستا ہو گیا، یہاں پر تو بجلی نہیں ہے، لوگ بلک رہے ہیں۔ آپ کی planning کہاں ہے؟ ڈالر اوپر جا رہا ہے۔ اوپر سے without any basis آپ نے چیزیں ban کر دی ہیں، اب تو چاکلیٹ پر بھی ban لگ گیا ہے، یہ کیا ہو رہا ہے، ہماری سمجھ سے تو باہر ہے، آپ بتا دیجیے کہ آپ کیا کرنے جا رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Finance.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: جناب چیئرمین! یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہم نے کیا کیا۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ہمیں آئے ہوئے کتنے ہفتے ہوئے ہیں۔ ہمارے سر پر جو پریشانیاں ہیں ان کا magnitude, intensity, severity جتنا زیادہ میں emphasis کروں اتنا کم ہے کہ ہم اس وقت کس stage پر state of the economy کو لا چکے ہیں۔ کیا یہ ساری چیزیں چار ہفتوں میں

ٹھیک ہو سکتی ہیں؟ آپ جانتے ہیں کہ نہیں ہو سکتیں۔ البتہ ہم کیا پیش رفت کر رہے ہیں، اس کے بارے میں ضرور indicate کر سکتی ہوں۔ انہوں نے پچھلی حکومتوں کی policy continuity کی بات کی، لیکن ہم نے ان تین سالوں میں جو debt میں rapid deterioration دیکھا، اس کے بارے میں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ باتیں کئی بار اس ایوان میں ہوئی ہیں، نیشنل اسمبلی میں تو ہوئی ہی ہیں۔ Compared to the all previous governments پچھلے تین سالوں میں debt اتنی تیزی سے بڑھا کہ کئی حکومتوں کا ریکارڈ ٹوٹ گیا۔ دوسری طرف ہم یہ دیکھتے ہیں کہ 2018 میں جو balance of payment کی problem تھی اور اب اس میں کوئی improvement آئی ہے یا نہیں لیکن اس میں improvement تو نہیں بلکہ تھوڑی بہت deterioration آئی ہے۔ اس کے علاوہ آپ باقی چیزوں کو بھی دیکھیں۔

جناب چیئرمین! سینیٹر صاحبہ نے لوڈ شیڈنگ کے بارے میں بہت important point اٹھایا ہے۔ ہم اس وقت severe load shedding کیوں دیکھ رہے ہیں، ہم یہ اس لیے نہیں دیکھ رہے کہ شاید ہم نے چار ہفتوں میں کچھ گڑبڑ کر دی ہے، the problem is that the decisions were not taken promptly in the last few years. Timely fuel demand کی forecasting نہیں ہو رہی تھی، ٹائم پر orders place نہیں ہو رہے تھے۔ ان کی governance کے issues تھے کہ کب آپ کو maintenance وغیرہ کے لیے plants کو shutdown کرنا چاہیے تھا، اس کے بارے میں proper planning in place نہیں ہو رہی تھی۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں یہ چیزیں بھگتنا پڑ رہی ہیں، اب ہم اسے صحیح راستے پر ڈال رہے ہیں، orders place ہو رہے ہیں۔ میں نے بتایا کہ وقت لگے گا، جب آپ اتنا عرصہ تک slack کر جاتے ہیں تو اسے صحیح راستے پر ڈالنے میں تھوڑا وقت تو لگتا ہے۔ So give us some space and bear with us ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے improvement آئے گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب، سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میرے خیال میں وہ last question نہیں سمجھی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ہم نے تو جو کچھ کیا وہ کیا لیکن ان کے مطابق ہم تو بڑے خراب لوگ تھے۔انہوں نے اب آ کر inflation کو کتنا کنٹرول کیا ہے، انہوں نے ماشاء اللہ کل جو صرف اور صرف 30 روپے پیٹرول بڑھایا ہے، یہ ہماری بہت غلط پالیسی تھی یا ہماری عوام دوست پالیسی تھی۔ میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے پچھلے 6 ہفتوں میں کیا کیا کنٹرول کیا ہے اور ان کے مطابق ہم نے تو عوام کی خدمت نہیں کی تو کیا یہ inflation کو دوڈھائی per cent پر لے آئیں گے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Finance.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: جناب چیئرمین! Honourable Senator صاحب نے petroleum prices کی بات کی، بہت اچھا کیا، مجھے اس بارے میں بولنے کا کچھ موقع مل گیا۔ جب آپ نے پٹرول کو international خرید سے کم میں بیچنے کا انتظام شروع کیا تھا اور subsidy شروع کی تھی تو کیا آپ نے سوچا کہ اس subsidy کو کیسے finance کرنا ہے، endlessly کئی مہینوں تک۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔آپ senior ہیں۔ جی میڈم۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: آپ اگر یہ سوچتے ہیں، آپ میری گزارش سنیں۔اب میں آپ کو بتاتی ہوں، آپ کا یہ plan تھا کہ اگر آپ provincial governments کے NFC Award کے پیسے روکیں گے اور آپ اس سے subsidy finalize کریں گے، وہ constitutional violation ہوتی۔ NFC transfer صوبوں کا اپنا حق ہے، آپ کے پاس کوئی right نہیں ہے کہ آپ ان کو روکیں۔جناب! دوسری بات ہے کہ اگر آپ وہ روک بھی لیں گے تو ایک جیب سے نکال کر دوسری جیب میں ڈالنا، اس سے آدمی بھاری تو نہیں ہو گا۔ You take out of one pocket and you put it into another pocket. یہ ذرا ایوان کے لیے بتا دوں، اگر آپ NFC transfer روکتے ہیں تو آپ کا deficit کم ہو جاتا ہے لیکن کیا ہوتا ہے، آپ وہ transfers جب provinces کو دیتے ہیں اور اس کو as surplus اپنے deficit کم کرنے میں include کر لیتے ہیں تو overall

bottom line change نہیں ہوتی۔ میری یہ گزارش ہے کہ NFC transfers کے ذریعے اس کو finance کرنا ٹھیک نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: سیف اللہ نیازی صاحب! آپ براہ مہربانی mobile phone use نہ کریں۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: ہمارے پاس dividend income نہیں ہے کہ ہم 106 ارب روپے ماہانہ subsidy کا bill pay کر سکیں۔ میں آخر میں کہوں گی کہ آپ کی حکومت نے ہی IMF سے یہ کہا تھا کہ ہم اس کو revert back کریں گے اور یہ واپس ٹھیک ہو جائے گا، آپ نے یہ واپس لینا ہی تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ سوال ہو گیا ہے اور اب next question ہے۔ قابل احترام سینیٹر بہرہ خان مند تنگی صاحب۔

*Q.No.78. Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the detail of increase / decrease made in the rate of taxes on purchase of new automobiles manufactured in the Pakistan during last three years with year wise break up?

Mr. Miftah Ismail: <u>Income Tax:</u>

- Year- wise details of rate of advance tax on purchase of new automobiles manufactures in the Pakistan during last three years is given below:-

<table>
<tr><th>Section of Income Tax Ordinance, 2001</th><th>Rate of Tax</th></tr>
<tr><td>231B - Advance tax on private motor vehicles</td><td>
• Under sub-section (2) of section 231B, the advance tax at the time of registration of motor vehicle is as under:-

<u>Tax year 2019</u>
<table>
<tr><th>S. No.</th><th>Engine Capacity</th><th>Tax</th></tr>
<tr><td>(1)</td><td>(2)</td><td>(3)</td></tr>
<tr><td>1.</td><td>upto 850cc</td><td>–</td></tr>
<tr><td>2.</td><td>851cc to 1000cc</td><td>Rs. 5000</td></tr>
<tr><td>3.</td><td>1001cc to 1300cc</td><td>Rs. 7,500</td></tr>
<tr><td>4.</td><td>1301cc to 1600cc</td><td>Rs. 12,500</td></tr>
<tr><td>5.</td><td>1601cc to 1800cc</td><td>Rs. 18,750</td></tr>
<tr><td>6.</td><td>1801cc to 2000cc</td><td>Rs. 25,000</td></tr>
<tr><td>7.</td><td>2001cc to 2500cc</td><td>Rs. 37,500</td></tr>
<tr><td>8.</td><td>2501cc to 3000cc</td><td>Rs. 50,000</td></tr>
<tr><td>9.</td><td>Above 3000cc</td><td>Rs. 62,500</td></tr>
</table>
The rate of tax to be collected shall be reduced by 10% each year from the date of first registration in Pakistan.

• The tax rate shall be increased by hundred percent of the rate specified above in the case of persons not appearing on Active Taxpayers' List.
</td></tr>
<tr><td></td><td>
<u>Tax year 2020</u>
<table>
<tr><th>S. No.</th><th>Engine Capacity</th><th>Tax</th></tr>
<tr><td>(1)</td><td>(2)</td><td>(3)</td></tr>
<tr><td>1.</td><td>upto 850cc</td><td>–</td></tr>
<tr><td>2.</td><td>851cc to 1000cc</td><td>Rs. 5000</td></tr>
<tr><td>3.</td><td>1001cc to 1300cc</td><td>Rs. 7,500</td></tr>
<tr><td>4.</td><td>1301cc to 1600cc</td><td>Rs. 12,500</td></tr>
</table>
</td></tr>
</table>

		5.	1601cc to 1800cc	Rs. 18,750
		6.	1801cc to 2000cc	Rs. 25,000
		7.	2001cc to 2500cc	Rs. 37,500
		8.	2501cc to 3000cc	Rs. 50,000
		9.	Above 3000cc	Rs. 62,500

The rate of tax to be collected shall be reduced by 10% each year from the date of first registration in Pakistan.

- The tax rate shall be increased by hundred percent of the rate specified above in the case of persons not appearing on Active Taxpayers' List.

Tax year 2021

S. No.	Engine Capacity	Tax
(1)	(2)	(3)
1.	upto 850cc	–
2.	851cc to 1000cc	Rs. 5000
3.	1001cc to 1300cc	Rs. 7,500
4.	1301cc to 1600cc	Rs. 12,500
5.	1601cc to 1800cc	Rs. 18,750
6.	1801cc to 2000cc	Rs. 25,000
7.	2001cc to 2500cc	Rs. 37,500
8.	2501cc to 3000cc	Rs. 50,000
9.	Above 3000cc	Rs. 62,500

The rate of tax to be collected shall be reduced by 10% each year from the date of first registration in Pakistan.

- The tax rate shall be increased by hundred percent of the rate specified above in the case of persons not appearing on Active Taxpayers' List.

Sub-section (2A) of section 231B

- In order to discourage "on" money, additional tax was imposed where a vehicle is sold within 90 days of its ownership. This was introduced vide Tax Laws (Amendment) Ordinance, 2021. It was applicable till 30.06.2021. Due to its positive impact, it was incorporated in Finance Act, 2021. Now the persons buying motor vehicles would be required to get them registered in their own names otherwise, this tax would be collectable. Tax rate is as under:–

S. No.	Engine capacity	Tax
1.	Up to 1000cc	Rs. 50,000
2.	1001cc to 2000cc	Rs. 100,000
3.	2000cc and above	Rs. 200,000

- Through Finance (Supplementary) Act, 2022, advance tax on vehicle registration under sub-

section (2A) of section 231B has been increased. Tax rate is as under:–

S. No.	Engine capacity	Tax
1.	Up to 1000cc	Rs. 100,000
2.	1001cc to 2000cc	Rs. 200,000
3.	2000cc and above	Rs. 400,000

- The tax rate shall be increased by hundred percent of the rate specified above in the case of persons not appearing on Active Taxpayers' List.

Sub-section (3) of Section 231B

- Under sub-section (3) of section 231B, the advance tax at the time of purchase of motor vehicle is as under:-

Tax year 2019

S. No.	Engine Capacity	Tax
(1)	(2)	(3)
1.	upto 850cc	Rs. 7,500
2.	851cc to 1000cc	Rs. 15,000
3.	1001cc to 1300cc	Rs. 25,000
4.	1301cc to 1600cc	Rs. 50,000
5.	1601cc to 1800cc	Rs. 75,000
6.	1801cc to 2000cc	Rs. 100,000
7.	2001cc to 2500cc	Rs. 150,000
8.	2501cc to 3000cc	Rs. 200,000
9.	Above 3000cc	Rs. 250,000

- The tax rate shall be increased by hundred percent of the rate specified above in the case of persons not appearing on Active Taxpayers' List.

Tax year 2020

S. No.	Engine Capacity	Tax
(1)	(2)	(3)
1.	upto 850cc	Rs. 7,500
2.	851cc to 1000cc	Rs. 15,000
3.	1001cc to 1300cc	Rs. 25,000
4.	1301cc to 1600cc	Rs. 50,000
5.	1601cc to 1800cc	Rs. 75,000
6.	1801cc to 2000cc	Rs. 100,000
7.	2001cc to 2500cc	Rs. 150,000
8.	2501cc to 3000cc	Rs. 200,000
9.	Above 3000cc	Rs. 250,000

- The tax rate shall be increased by hundred percent of the rate specified above in the case of persons not appearing on Active Taxpayers' List.

Tax year 2021

S. No.	Engine Capacity	Tax
(1)	(2)	(3)
1.	upto 850cc	Rs. 7,500
2.	851cc to 1000cc	Rs. 15,000
3.	1001cc to 1300cc	Rs. 25,000
4.	1301cc to 1600cc	Rs. 50,000
5.	1601cc to 1800cc	Rs. 75,000
6.	1801cc to 2000cc	Rs. 100,000
7.	2001cc to 2500cc	Rs. 150,000
8.	2501cc to 3000cc	Rs. 200,000
9.	Above 3000cc	Rs. 250,000

- The tax rate shall be increased by hundred percent of the rate specified above in the case of persons not appearing on Active Taxpayers' List.

Under sub-section (7) of section 231B the "motor vehicle" includes car, jeep, van, sports utility vehicle, pick-up trucks for private use, caravan automobile, limousine, wagon and any other automobile used for private purpose.

Explanation.- For the removal of doubt, it is clarified that a motor vehicle does not include a rickshaw, motorcycle-rickshaw and any other motor vehicle having engine capacity upto 200cc.

Sales Tax and Federal Excise:

- Year wise detail of rate of sales tax and federal excise duty on purchase of new automobiles manufactured in the Pakistan during last three years is given below:–

July 2018 to June, 2019

Description	Rate of FED	Sales Tax
Locally manufactured or assembled motor cars, SUVs and other motor vehicles, excluding auto rickshaws principally designed for the transport of persons (other than those of headings 87.02), including station wagons and racing cars:		17%
(a) of cylinder capacity up to 1000cc	2.5% ad val.	
(b) of cylinder capacity from 1001cc to 2000cc	5% ad val.	
(c) of cylinder capacity 2001cc and above	7.5% ad val.	

July, 2019 to June, 20

Description	Rate of FED	Sales Tax
Locally manufactured or assembled motor cars, SUVs and other motor vehicles, excluding auto rickshaws principally designed for the transport of persons (other than those of headings 87.02), including station wagons and racing cars: (a) of cylinder capacity up to 1000cc (b) of cylinder capacity from 1001cc to 2000cc (c) of cylinder capacity 2001cc and above	 2.5% ad val. 5% ad val. 7.5% ad val.	17%
Locally manufactured double cabin (4x4) pick-up vehicles except the vehicles booked on or before the 30th June, 2020 subject to the restriction or conditions specified by the Board.	7.5% ad val.	17%

Exemption from Sales Tax:

Following locally manufactured electric vehicles are chargeable to sales tax @ 1% under S. No. 70 of Table-1 of the Eighth Schedule to the Sales Tax Act, 1990:

(i) Road Tractors for semi-trailers (Electric Prime Movers)
(ii) Electric Buses
(iii) Three Wheeler Electric Rickshaw
(iv) Three Wheeler Electric Loader
(v) Electric Trucks
(vi) Electric Motorcycle

July, 2020 to June, 2021

Description	Rate of FED	Sales Tax
Locally manufactured or assembled motor cars, SUVs and other motor vehicles, excluding auto rickshaws principally designed for the transport of persons (other than those of headings 87.02), and till the 30th day of June, 2026 electric vehicles (4 wheelers) including station wagons and racing cars: (a) of cylinder capacity up to 1000cc (b) of cylinder capacity from 1001cc to 2000cc (c) of cylinder capacity 2001cc and above	 0% ad val. 2.5% ad val. 5% ad val.	(i) 12.5% of cylinder capacity upto 1000cc (ii) 17% of cylinder capacity exceeding 1001cc
Locally manufactured double cabin (4x4) pick-up vehicles except the vehicles booked on or before the 30th	7.5% ad val.	17%

June, 2020 subject to the restriction or conditions specified by the Board.			

Reduced rate of Sales Tax:

Following locally manufactured or assembled electric vehicles 4- wheelers) till 30th June, 2026 are chargeable to sales tax @ 1% under S. No. 71 of Table-1 of the Eighth Schedule to the Sales Tax Act, 1990:

(i) Small cars/ SUVs with 50 Kwh battery or below; and
(ii) Light commercial vehicles (LCVs) with 150 kwh battery or below

Import and local supply of Hybrid Electric Vehicles: (a) Upto 1800 cc (b) From 1801 cc to 2500 cc	87.03 87.03	 8.5%. 12.75%	

July, 2021 till date through Finance (Supplementary), Act, 2022

Description	Rate of FED	Sales Tax
Locally manufactured or assembled motor cars, SUVs and other motor vehicles, excluding auto rickshaws principally designed for the transport of persons (other than those of headings 87.02), and till the 30th day of June, 2026 electric vehicles (4 wheelers) including station wagons and racing cars: (a) of cylinder capacity up to 1300cc (b) of cylinder capacity from 1301cc to 2000cc (c) of cylinder capacity 2001cc and above	 2.5 % ad val. 5% ad val. 10% ad val.	(i) 12.5% of cylinder capacity upto 850cc (ii) 17% of cylinder capacity exceeding 851cc
Locally manufactured double cabin (4x4) pick-up vehicles except the vehicles booked on or before the 30th June, 2020 subject to the restriction or conditions specified by the Board.	10% ad val.	17%

Reduced rate of Sales Tax:

Locally manufactured Hybrid electric vehicle: (a) Upto 1800 cc (b) From 1801 cc to 2500 cc	 87.03 87.03	 8.5%. 12.75%	

With respect to Income Tax there have not been any major changes in tax rates except one, wherein a new additional tax rate was introduced, to tax "on" money income, vide Tax Laws (Amendment) Ordinance, 2021. This new additional tax was later on increased in 2022. This measure was taken to reduce "on" money practice and bring the income from "on" money into the tax net.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا honourable Minister صاحبہ سے سوال ہے کہ پاکستان میں vehicles production کی purchase پر کتنے taxes لگا رہے ہیں۔ مجھے جو table دیا گیا ہے، اس میں under sub-section 3 and section 231-b ہے کہ اس پر during the purchase taxes لگائے ہیں لیکن اس پر registration taxes دوسرے بھی taxes ہیں۔ جناب! اگر ہم پاکستانی productions کو encourage کرتے ہیں، آج 650cc car کی قیمت 18 لاکھ روپے تک ہے تو جو پاکستانی غریب لوگ ہیں، اپنے بچوں کے لیے taxi چلانے کے لیے گاڑی خریدتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تقریر نہ کریں، آپ سوال کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا specific سوال یہ ہے کہ ہماری پاکستانی productions پر taxes کی وجہ سے بہت زیادہ قیمتیں بڑھ چکی ہیں تو ان قیمتوں کو control اور کم کرنے اور taxes میں relaxation دینے کے لئے کوئی پروگرام ہے تاکہ پاکستانی عوام پاکستانی vehicles استعمال کریں؟ میرا وزیر صاحبہ سے یہ سوال ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Finance.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: قابل احترام سینیٹر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ ہم ضرور buy Pakistani and made in Pakistan کے slogan پر fully committed ہیں اور ہم اسی پر کام کر رہے ہیں۔ اب بات specifically motor vehicles and automobiles کی ہوئی ہے۔ ہم اس پر کون کون سے levies لگا رہے ہیں، ان پر withholding tax registration کی مد میں ہے، آپ اس کو دو تین طریقے سے pay کر سکتے ہیں۔ Under section 231-b جو withholding taxes لگ رہے ہیں، advance taxes on private vehicles, ہم نے اس کا rate نہیں بڑھایا، ہم نہیں دیکھ رہے کہ پچھلے تین سال میں اس کا rate بڑھا ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب اور سینیٹر اعجاز چوہدری صاحب آپ براہ مہربانی ان کی بات سنیں۔ جی میڈم صاحبہ۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میری گزارش ہے اور پوچھا گیا ہے کہ taxes بڑھے ہیں یا نہیں بڑھے۔

Mr. Chairman: Order in the House please. Madam, Please continue.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میری گزارش ہے کہ income tax میں تین سال میں کوئی major change نہیں آئی۔ البتہ money "On" ایک additional tax لگایا ہے، money "On" وہ ہے جو manufacturer سے vehicle لیتا ہے، وہ اس کو خود نہیں رکھتا، اس کو onwards بیچ دیتا ہے اور speculation میں indulge کرتے ہیں اور اس on money پر پچھلے سالوں میں tax لگایا گیا ہے۔ اس کو increase کیا ہے، اس کو double کیا گیا ہے، ان لوگوں کے لئے کیا گیا ہے جو active tax payers list میں نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں income tax rate میں increase نہیں ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ standard sales rate میں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب! آپ حکومت میں ہیں، آپ جذبات میں نہ آئیں، آپ تشریف رکھیں۔ میڈم! آپ بات کریں۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: جناب! میں نے آپ کو income tax کا already بتا دیا ہے، section 231-A میں major change نہیں آئی، on money پر tax لگایا ہے، وہ صرف اس لیے ہے کہ speculation discourage کریں، اس سے distortion create ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ major changes نہیں آئیں۔ میں نے اس میں details دے دی ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Shaukat Fayyaz Ahmad Tareen Sahib, please supplementary.

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: میں وزیر مملکت برائے خزانہ سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا COVID کی وجہ سے دنیا میں دوسرے ممالک نے money supply نہیں بڑھائی

تھی کیونکہ to ease the pain of COVID, all countries of the world did that. میں دوسرا ضمنی سوال پوچھوں گا کہ میڈم نے اپنے numbers دیکھ لئے ہیں کہ جب debt کی بات ہوتی ہے تو debt to GDP آپ کا بھی 64% تھا اور ہمارا بھی 64% ہے، یہ آپ کے NAC کے numbers ہیں۔ میں یہ پوچھوں گا کہ ہم بھی international prices کی بات کرتے تھے تو آپ بھی بات کر رہے ہیں تو اس میں کیا فرق ہے؟

جناب چیئرمین: آپ سوال کر رہے ہیں۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: جی میں سوال ہی کر رہا ہوں۔ میرا تیسرا سوال ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ براہ مہربانی خاموش رہیں۔ زرقا صاحبہ! شوکت ترین صاحب بات کر رہے، آپ براہ مہربانی ان کی بات سنیں۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: یہ decision making کی بات کرتے ہیں کہ بہت quick decision making ہونی چاہیے، ان کو petrol prices بڑھانے میں چھ ہفتے لگے تھے، وہ decision اتنا جلدی کیوں نہیں ہوا۔ چوتھا سوال ہے کہ یہ مجھے prices پر بتائیں۔۔۔

جناب چیئرمین؛ سینیٹر بہرہ مند صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ وزیر صاحبہ کو confuse نہ کریں، ان کو سننے دیں۔ Please, order in the House, سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب، آپ بات سنیں، میری گزارش ہے کہ آپ جذبات میں نہ آئیں۔ چوہدری صاحب! آپ تشریف رکھیں، ان کے سوالات سنیں۔ جی۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: جناب! National Price Monitoring Committee کی meeting ہر ہفتے ہوتی تھی، میں میڈم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی پچھلے چھ ہفتوں سے meeting کیوں نہیں ہوئی۔ میں نے آپ کو کم از کم پانچ سوالات بتا دیے ہیں۔ میں petrol پر ان کی statement سنوں گا تو میں اس پر بات کروں گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Minister of State for Finance, please.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: قابل احترام سینیٹر صاحب! آپ کا شکریہ۔ آپ نے پانچ باتیں کی ہیں، میں جن کا systemically جواب دینے کی کوشش کروں گی۔ آپ نے سب سے پہلے یہ کہا کہ inflation کیوں ہو رہی ہے، آپ نے یہ کہا کہ international and globally monetary expansion ہوا، میں اس کو deny نہیں کروں گی، why would I deny something that has happened? یہ point ہے کہ کورونا کی وجہ سے inflation ہوا،

that is my point. Second point is...

جناب چیئرمین: زرقا صاحبہ اور چوہدری صاحب جواب سن لیں۔ جی میڈم صاحبہ۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میری گزارش ہے کہ اپنے قابل احترام سینیٹر کے سوال کا جواب سن لیں۔ آپ نے دوسری بات بہت important raise کی ہے کہ ہم کیوں کہہ رہے ہیں کہ international prices کا affect ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ پچھلے اور ان سالوں میں کیا فرق ہے، اس سال super cycle میں commodities prices globally, بڑھی ہیں، یہ ساری دنیا جانتی ہے، یہ ساری international agencies کہہ رہی ہیں، اس وقت globally commodities میں دنیا super cycle میں ہے، ہم اس کے affected ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں super cycle نہیں تھا، پچھلے تین سالوں میں کچھ کچھ commodities میں prices ضرور بڑھ رہی تھیں لیکن اس میں ہماری صرف یہ گزارش ہے کہ وہ ہمارے ہاں translate کیسے ہوئے، وہ ہمارے ہاں translate اس لیے ہوئے کہ ہمیں wheat import کرنی پڑی، وہ اس لیے translate ہوئے کہ ہمیں sugar additionally import کرنی پڑی تو ہمیں یہاں پر translate ہو گئے۔ میرا point یہ ہے کہ یہ پچھلے سالوں میں ہوا۔ ان شاء اللہ ہم اس سال کوشش کریں گے کہ اس کی طرف نہ جائیں۔

تیسری بات ہے کہ monetary expansion, imported inflation accounts for 75% of inflation today. In the last 3 years it accounted for only22% of the inflation. جو ہمارے ہاتھ اب بندھے ہوئے ہیں وہ آپ کے اس حد تک پچھلے سال نہیں بندھے ہوئے تھے۔ یہ بات بالکل clear ہے۔

اب آپ نے debt to GDP ratio کی بات کی۔ دیکھیں جو debt لیا ہے اس کے نمبرز آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتی ہوں، اس بات میں نہیں پڑتے، debasing ہوئی ہے جس کی وجہ سے GDP کے نمبرز بڑھ گئے اور اس وقت یہ ہو رہا ہے کہ ہمیں پچھلے سال کا جو budget deficit پچھلے GDP میں مل رہا تھا وہ تقریباً 8, 9 or close to 10% تھا وہ اب 6% ہو گیا ہے، یعنی debasing کی وجہ سے بھی جو پچھلے debt to GDP and deficit to GDP ratios ہیں وہ change ہو گئے ہیں۔ رہی بات پٹرولیم کی قیمتوں کی، دیکھیں ہمیں بھی اندازہ ہے کہ petroleum prices کو بڑھنا تھا۔ آپ کو بھی اندازہ ہے، آپ بھی دل پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ انہیں تو بڑھنا ہی تھا۔ کوئی economy sustain نہیں کر سکتی کہ قیمت خرید سے زیادہ آپ forward کر دیں، جب آپ قرضے میں لپٹے ہوئے ہیں، آپ debt trap میں ہیں، آپ کہاں سے لے کر آئیں گے، یہ ہونا ہی ہونا تھا، چاہے کوئی بھی حکومت ہوتی اسے کرنا تھا۔ ہمیں کرنے میں تھوڑا وقت اس لیے لگا کہ ہمیں ہمارے لوگوں کا ڈر تھا اور ہم سمجھ رہے تھے کہ وہ inflation میں پھنسے ہوئے ہیں، ہمیں انہیں تھوڑی breathing space دینی تھی، یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس policy indecision تھا، we took some time اور ویسے بھی جناب چیئرمین! کون سا وقت گزرا ہے، چار ہفتے، that's it.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب، آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! کہتے ہیں کہ:

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

جناب چیئرمین: محسن صاحب مجھے آج پتا چلا کہ آپ شاعر بھی ہیں۔ سوال کریں سوال۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب انہوں نے ہمیں شاعر بنا دیا ہے کیا کریں۔ جناب بات یہ ہے کہ آپ کے جو figures آ رہے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ ہمارا upward trend تھا، جو figures آ رہے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ progressive trend تھا، جو figures آ رہے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ competitive پاکستان تھا، جو figures آ رہے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ ایک developing Pakistan تھا۔ 15 billion dollars چھ ماہ کی export تھی جو کہ

30 billion کو cross کر جاتی جب کہ پچھلے سالوں میں کبھی 25-24 سے زیادہ نہیں ہوئی ہے تو یہ developing Pakistan تھا جو کہ ترین صاحب اور عمران خان صاحب نے ہمیں دیا تھا۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ نے شب خون مار کر حکومت گرادی، آج اسی سوال کے جواب آپ کے منہ پر آرہے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب، سوال بتائیں۔

سینیٹر محسن عزیز: آپ دیکھیں کہ عمران خان کیا پاکستان چھوڑ کر گیا تھا، آگے بھی figures دیکھ لیں۔ جناب میں سوال پوچھ رہا ہوں اور یہ مجھے درمیان میں disturb کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ disturb نہ کریں اور انہیں سوال پوچھنے دیں۔

سینیٹر محسن عزیز: وہ چپ کریں گے تو میں سوال کروں گا۔

جناب چیئرمین: آپ چپ کر کے سوال پوچھیں نہیں تو بیٹھ جائیں۔

سینیٹر محسن عزیز: میرا سوال یہ ہے کہ ہم نے تو پاکستان کو جو کہ آپ ایک سال میں export کرتے تھے اس کو چھ مہینے کی export پر لے آئے۔ آپ کیا کریں گے، صرف ڈالر کو اونچا کریں گے یا اور بھی کچھ کریں گے، پٹرول کو اونچا کریں گے یا اور بھی کچھ کریں گے، inflation کو اور بھی اونچا کریں گے یا اور بھی کچھ کریں گے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Finance, please.

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: دیکھیں جو economy پر debate ہے وہ تو joint session میں بھی ہو رہی ہے، ان شاءاللہ اسے follow-up کریں گے۔ معزز رکن نے جو ایک بات اٹھائی ہے اس کا میں جواب ضرور دوں گی اور ان کی information کو تھوڑا بڑھانے کی کوشش کروں گی۔ انہوں نے exports کی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ جو export ہم چھوڑ کر گئے ہیں وہ پہلے کبھی تھیں۔ میں اپنے معزز رکن سے صرف یہ گزارش کروں گی کہ ذرا یہ دیکھ لیں کہ exports کیوں بڑھیں۔ کیا وہ اس لیے بڑھیں کہ exports کا volume زیادہ ہو گیا یا وہ اس لیے بڑھیں کہ super cycle چل رہا ہے، ہر چیز international market میں زیادہ قیمتی ہو گئی۔ Success اس وقت ہوتی اگر exports کی quantity بہت تیزی سے بڑھتی۔ اس وقت exports اس لیے بڑھی کہ international market میں prices بہت

تیزی سے بڑھ رہی ہیں تو میں deny نہیں کر رہی ہوں کہ exports بڑھ رہی ہیں، میں صرف یہ کہہ رہی ہوں اس کے بڑھنے کی وجہ booming export quantity نہیں ہے، اس کی وجہ international market میں وہی export زیادہ قیمت میں بک رہی ہے۔ Super cycle کا جو benefit ہوا ہے، export میں کوئی major break-through ہمیں quantity میں نہیں ہوا ہے، چھوٹا موٹا increase ہے، major break-through نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

*Q-79.Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Commerce be pleased to state the volume of trade deficit registered in the country during the last five years with year wise break up?

Syed Naveed Qamar: The trade deficit for the last five fiscal years along with current fiscal year (M6) is as follows:

Exports & Imports of Pakistan

Value in Million U.S $

Years	Exports	Imports	Trade balance
2016-2017	20,422	52,910	-32,488
2017-2018	23,212	60,795	-37,583
2018-2019	22,958	54,763	-31,805
2019-2020	21,394	44,553	-23,159
2020-2021	25,304	56,405	-31,101
2021-2022 (Jul-Dec)	15,125	40,649	-25,524

Source: PBS

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! جب یہ حکومت میں تھے، اس وقت بھی نااہل تھے اور اب اپوزیشن میں ہیں، اب بھی نااہل ہیں۔ کم از کم سوال تو سنیں، پھر ضمنی سوال پوچھیں۔ میرا وزیر صاحب سے debt deficit کے بارے میں سوال تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب ہمارے ملک کی

exports بڑھیں گی تو ہمارا ملک ترقی کرے گا۔ پچھلی حکومت نے تو سب کچھ تباہ کر دیا ہے، ابھی موجودہ حکومت کی exports بڑھانے کے لیے کیا strategy ہے تاکہ ہمارا ملک ترقی کر سکے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر شازیہ مری صاحبہ۔

محترمہ شازیہ مری (وزیر برائے تخفیف غربت وسماجی تحفظ): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر نے جو بات کی ہے وہ بالکل درست ہے کہ آج ہمیں جو جواب دینے پڑ رہے ہیں اور بالخصوص یہ سوال 18 فروری 2022 کو پوچھا گیا تھا اور منسٹری کو یہ سوال 26th April, 2022 کو موصول ہوا تھا اور پھر اس کے بعد جواب آیا۔ یہ کارکردگی تو پچھلی حکومت کی ہے۔ جناب ہم بچپن میں سنا کرتے تھے اور ایک سادہ سی بات ہوا کرتی تھی کہ [***][1]، اب یہاں پر میں اس طرف سے شور سن رہی ہوں۔ ذرا حوصلہ رکھیں۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: Expunge, Expunge کر دیا ہے۔ جی، بیٹھ جائیں۔

محترمہ شازیہ مری: جناب! مجھے نہیں پتا تھا کہ محاورے بھی expunge ہو جاتے ہیں، یہ تو ایک محاورہ ہے، اگر یہ محاورہ کسی کو چبھا ہے تو اس چیز کا ہمیں بھی احساس ہے۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب، تشریف رکھیں، Question Hour ختم ہونے والا ہے، اس طرح نہیں ہو گا۔ کر دیا ہے، کتنی مرتبہ expunge کریں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں، انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا ہے، آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ علی ظفر صاحب تشریف رکھیں۔ بہرہ مند تنگی صاحب، آپ تشریف رکھیں۔ جی شازیہ مری صاحبہ۔

محترمہ شازیہ مری: جناب چیئرمین! یہ تو ایک محاورہ تھا، میں نے تو واقعی میں کسی کا نام نہیں لیا تھا۔ اب بات یہ ہے کہ جو معزز سینیٹر صاحب نے پوچھا ہے یقیناً جب export کی بات آتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ export بڑھایا، بڑھا یا اتنے فیصد بڑھا لیکن اس کے دوسری جانب ہمیں imports پر بھی نظر رکھنی ہے۔ Imports and exports کے درمیان جو gap ہے وہ کس قدر بڑھا، اس کی کیا وجوہات ہیں۔ یقیناً آج کی حکومت یہ تو نہیں کہہ سکتی ہے، آج کی حکومت ایک mature Government ہے، وہ ہرگز پچھلی حکومت کے اوپر تمام چیزیں ڈال کر جواب نہیں دے گی، حالانکہ واقعتاً صورت حال یہ ہے کہ جو جواب میں ہے وہ ان ہی کی نااہل کارکردگی کے حوالے

[1] *Words expunged by the order of the Chairman.*

سے ہے۔ یہاں پر exports کا جو ذکر کیا گیا ہے یہ پچھلے 2020-21 کی exports ہیں، پچھلے time پر 12 ارب تھیں اور اس وقت وہ 15 ارب ہیں لیکن imports دیکھنے کی ضرورت ہیں۔ 23 billion imports ہیں اور 40 billions پر imports نے jump ماری ہے۔ جناب بالکل ideal situation تو یہ ہو گی کہ ہم اپنی imports کو کم کریں اور exports کو بڑھائیں۔ میں ایک ماہ قبل کی کارکردگی اور پچھلے چار سال کی کارکردگی پر تبصرہ نہیں کروں گی وہ عوام دیکھ رہی ہے۔ یہاں پر سوالات کرنے سے پچھلی حکومت کی غلط پالیسیوں پر پردہ نہیں ڈالا جاسکتا۔ یہ حکومت یقیناً committed ہے اور مختلف options adopt کی جارہی ہیں تاکہ ہم اپنی export کو بڑھائیں اور انہیں بڑھانے کے لیے ہمیں اپنے agriculture sector کو بھی مضبوط کرنا ہے کیونکہ کھانے پینے کی جو اشیاء زیادہ import ہورہی ہیں جیساکہ Minister of State نے بتایا کہ کھانے پینے کی اشیا کا انحصار بھی imports پر کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس ملک کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ ہمیں اپنی اہلیت کو دیکھنا ہے، صلاحیت کو explore کرنا ہے، اپنے food chain کو مضبوط کرنا ہے تاکہ ہم ان چیزوں کی imports نہ کریں جو کہ روز مرّہ کے استعمال کی ہیں۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Quratulain Marri Sahiba, supplementary please.

سینیٹر قراۃ العین مری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جہاں تک agriculture sector کی بات آتی ہے تو it is very sad that wheat exporting nation became a wheat importing nation اور ہمیں چینی، چاول، گندم سب کچھ ہی import کرنا پڑا، پانی کی تقسیم ٹھیک نہیں ہوئی، یقیناً ہمیں اپنے agriculture sector کو مضبوط کرنا ہوگا اور اپنی agriculture کو support کرنا ہوگا۔ Honourable Minister Sahiba سے میرا سوال یہ ہے کہ پوری دنیا میں ہمارے trade missions ہیں، embassies میں Trade Officers ہیں، Trade Ambassadors and Commissioners ہیں، وہ لوگ ہمارے export sector کو بڑھانے کے لیے اور ہماری products کو پوری دنیا میں زیادہ exposure دینے کے لیے کیا role ادا کر رہے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Poverty Alleviation

ابھی تو Commerce کے سوالات کا جواب دے رہی ہیں۔ جی شازیہ مری صاحب۔

محترمہ شازیہ مری: بہت شکریہ۔ معزز سینیٹر صاحبہ نے یہ سوال کیا ہے تو دراصل میں اس حقیقت کی تعریف کرنا چاہوں گی کہ agriculture کے حوالے سے بھی بات کی گئی، water issues کے حوالے سے بھی بات کی گئی تو جناب! یہاں پر national interest کی بات ہونی چاہیے اگر کوئی کام اچھّا ہے تو ہم بھی کہیں گے کہ اچھّا ہے اور کہیں کمی بیشی ہے تو as a Pakistani everybody has a right to comment اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ کسی کے comment کو اتنا زیادہ critical view سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ انہوں نے embassies کا ذکر کیا ہے تو جی بالکل ایمبیسیوں میں Trade Investment Officers ہوتے ہیں اور ان کو یہ assignment دی جاتی ہے کہ وہ markets کو explore کریں۔ جناب! دو قسم کی markets ہوتی ہیں کیونکہ یہ سوال آگے تھا تو میں یہ امید کر رہی تھی کہ اس وقت مزید بات کروں گی لیکن ایک traditional market ہوتی ہے جہاں پر آپ countries کے ساتھ traditionally engage کرتے ہیں اور دوسری non-traditional ہوتی ہیں۔ Traditional میں Europe, US, UK, Middle East, China and Australia جیسے ممالک اور خطّے ہیں جبکہ non-traditional کو اس وقت explore بھی کیا جا رہا ہے اور تھوڑا بہت business کا آغاز بھی ان کے ساتھ ہوا ہے جس میں افریقہ کے لیے ایک خاص پالیسی ہے اور look Africa policy کے تحت یہ کام ہو رہا ہے، Latin America and Central Asia ایک نیا region جس پر کام ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Imamuddin Shouqeen, supplementary please.

سینیٹر امام الدین شوقین: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ یہاں import and export deficit کا table دیا گیا ہے تو دیکھیں کہ 2020-21 میں 31 billion trade deficit تھا اور ابھی ہمارے موصوف نے فرمایا کہ ہم نے 15 ارب ڈالر exports کو بڑھا دیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ export تو صرف 6 مہینے میں 15 ارب ڈالر ہوئی اس کے مقابلے میں 40 ارب ڈالر کی imports ہوئیں تو یہ تجارتی خسارہ ان کے دو سالوں میں بڑی تیزی سے

بڑھا ہے۔ میں منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اب ہماری موجودہ حکومت ان imports کو کم کرنے کے لیے ایسے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے جس سے تجارتی خسارہ کم ہو، trade deficit کم سے کم ہو جائے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister Shazia Marri Sahiba.

نہیں اکٹھا نہیں ہو سکتا جناب پلیز۔

محترمہ شازیہ مری: بہت شکریہ۔ معزز سینیٹر کیونکہ خود بھی business community سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے بہت ہی اہم نقطہ اٹھایا ہے کہ صرف export کی چند figures میں بہتری دکھانے سے اور import کو address نہ کرنے سے معاملہ حل نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا trade deficit record height پر چلا گیا ہے۔ ہاں بالکل یہ Commerce ministry کے حوالے سے اقدامات اٹھا رہی ہے .measures taken to curtail imports یہ چند اقدامات ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں بتا دوں۔

جناب چیرمین: جی۔

محترمہ شازیہ مری: جناب! State Bank and the government, import bill کی reduction کے لیے cash margin restrictions کو بڑھا رہی ہے مطلب جتنا بھی ہو سکے گا through increase in cash margin restrictions imports کو discourage کریں گے اور اسے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے 100 فیصد تک impose کیا ہے۔ Policy measure, producers کے پلان وغیرہ کی expansion کے حوالے سے بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس طرح کی conditions لگائی جائیں جہاں پر imports incentivise کم کی جائیں اور زیادہ discourage کی جائے اس کے بعد بھی اگر کوئی زیادہ capital خرچ کرے تو وہ اس شخص کی اپنی financial ability ہو گی۔ اس کے علاوہ جس طریقے سے پہلے بھی کیا گیا کہ crop issue کی وجہ سے جس طرح sugar, wheat, cotton جو ہمارے پاس grow کرتی تھی، جو ہم نے grow کرتے ہوئے دیکھی ہے اور یہ بہت پرانی بات نہیں ہے اور پچھلی حکومت کی

کچھ نااہلی رہی ہے جس نے اس پر غور نہیں کیا۔اب یہ کوشش کی جائے گی کہ ان items پر جتنا ہوسکے گا agriculture and irrigation side پر کام کیا جائے گا تاکہ ہمیں کم از کم ان چیزوں کو امپورٹ نہ کرنا پڑے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Dilawar, supplementary please.

محسن صاحب! پلیز، ماشاءاللہ آپ کا بھی سینیٹ میں آٹھواں سال شروع ہوگیا ہے۔

سینیٹر دلاور خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! محترمہ وزیر صاحبہ سے میرے سوال کے دو حصّے ہیں ایک Ministry of Commerce اور دوسرا Ministry of Finance سے۔ابھی recently انہوں نے SRO, 598 issue کیا ہے اور luxury items کی import پر انہوں نے پابندی لگائی ہے، وہ تو ٹھیک ہے کہ انہوں نے luxury items پر پابندی لگا دی اب ان میں ایسی چیزیں ہیں جن کے PCT codes اس کے raw material پر fall کرتے ہیں اور اب individual manufacturer جا کر اسے PCT head سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے تو یہ غلطی کو ایک دفعہ rectify کیوں نہیں کرتے تاکہ individual نہ جائیں اور وہ جو غلطی انہوں نے PCT head پر کی ہے اس کو نکالتے اور اگر manufacturer کے پاس raw material کا ذخیرہ مہینے یا بیس دن کا ہے تو اسے ختم کرنے کے بعد وہ import نہیں کر سکیں گے۔اس PCT head کا حوالہ میں دیتا ہوں جو 2403.1900 ہے جو PCT head ہے اور raw material سے related ہے جن پر انہوں نے ساتھ ساتھ پابندی لگائی ہے۔پلیز منسٹر صاحبہ Commerce and Finance Ministry کو یہ ہدایات جاری کریں کہ یہ PCT head ہٹادیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister Shazia Marri Sahiba.

محترمہ شازیہ مری: جناب! میں معزز سینیٹر صاحب سے وہ information لوں گی and I'll be happy to pass it to the Ministry اور اگر raw material کے حوالے سے genuine concern ہے اور ان کے پاس موجود information واقعی useful ہے then I'll surely share it. دوسری بات

جناب میں یہ بھی کہوں گی کہ یہ بھی بہت difficult decision ہوتا ہے کہ import کے حوالے سے آپ کافی چیزوں کو ban بھی کر رہے ہوتے ہیں اور کچھ چیزیں بہت ضروری ہوتی ہیں۔چند ایک چیزوں کی نوعیت بہت sensitive ہے بلکہ میں نے خود بھی اس پر internally concern show کیا ہے اس کے حوالے سے میں یہ سمجھتی ہوں کہ کئی چیزیں ہیں جو کہ دوبارہ بھی revise کی جاسکتی ہیں۔ Unfortunately یہ ایک ضرورت آج ہے اور وہ ضرورت ہمیں اس لیے پڑی کیونکہ پچھلی حکومت نے اس طرح سے policy envision نہیں کی جس طرح سے کرنا چاہیے تھی ، میں یہ نہیں کہتی ہوں کہ وہ ان کا intentional کام تھا بلکہ capacity کا مسئلہ تھا، کام کرنے کی inability تھی I and understand that but the thing is کہ ہمیں کچھ difficult decisions لینے ہوں گے اور اگر کہیں پر کوئی issue کسی particular head میں ہے تو I would be more than happy to get this information from the honourable Senator and pass it on Sir.

Mr. Chairman: Honourable Senator Fida Sahib! Supplementary please.

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! میں کامرس منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو import پر پابندی لگائی ہے اس میں Electric vehicles پر بھی یہ پابندی لگا دی ہے کیونکہ اس پر کوئی ڈیوٹی نہیں ہے۔یہ environment کا ایک بین الاقوامی issue ہے کیونکہ 2025 تک جتنی بھی ڈیزل گاڑیاں ہیں ان پر پابندی ہو گی۔ تو یہ Environment کے لیے کیا کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اس سے کیا بچت ہو گی یا نہیں۔ اس کا غریب عوام پر کیا اثر پڑے گا؟

جناب چیئرمین: جی معزز شازیہ مری صاحبہ۔

محترمہ شازیہ مری: جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بالکل اچھی بات ہے کہ غریب عوام کے بارے میں یہاں بات ہوئی ہے۔ پچھلے چار برس تو لگ رہا تھا کہ پاکستان میں غریب عوام ہے ہی نہیں۔ تمام تر توانائیاں لوگوں کو غریب تر سے غریب ترین بنانے میں لگا دی گئیں۔ یہی وجہ

ہے کہ 2018میں اگر آپ inflationدیکھیں تو 3.9%ہے۔ 2022میں تو 13% inflationہے۔اگر آپ غذائی مہنگائی کو دیکھیں تو2018میں 2.3% تھی جبکہ آج15% ہے۔ ایک ماہ قبل جو حکومت گئی ہے جس کا نعرہ تھا گھبرانا نہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ غربت میں اضافہ بھی ہوا ہے اور غریب کی حالت بھی اس وقت بہت خراب ہے۔ میں سینیٹر صاحب کی اس بات سے agree کرتی ہوں کہ غریبوں کے لیے ہم نے یقیناً سوچنا ہے کیونکہ پاکستان کی بہت بڑی آبادی غریب ہے اور بہت کم آبادی ہے جو importedکپڑے، Nike Shoes and Boski Shirts پہنتی ہے۔ وہ بہت کم آبادی ہے لیکن جہاں تک آپ نے بات کی ہے کہ چند چیزوں کی وجہ سے environmentپر اثر پڑے گا۔ جناب چیئرمین! اس وقت کامرس منسٹر خود موجود نہیں ہیں۔ I am sure that he is sitting down with the Climate Change Ministerیہ and talking about these things. I will be sharing it. Though I don't concern بھی genuineہے۔ have the details of this and I will not be sharing those details but جوآپ کی concernہے کہ importکیوں بند کی ہے تو میں repeat کروں گی کہ اس حکومت کو ایسے فیصلے لینے پڑے ہیں جن پر پچھلی حکومت کی کارکردگی نے پاکستان کو پہنچایا ہے۔

Mr. Chairman: [2]The question hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read.

*(Def)**Q.No.156: **Senator Mushtaq Ahmed:** Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether it is a fact that 1.5 Billion dollar difference has been reported in the imports statistics of State Bank of Pakistan and Pakistan Bureau of Statistics in November 2021, if so, reasons of the difference thereof?

Mr. Miftah Ismail: • The trade figures reported

[2] *[The question hour is over, remaining questions and their printed replies were taken as read and placed on the Table of the House.]*

by SBP in the balance of payments (BOP) generally do not exactly match with the numbers provided by the Pakistan Bureau of Statistics (PBS). This is because the trade statistics compiled by SBP are based on banking data, which shows are actual receipts and payments of foreign exchange against the export and import of goods, whereas the PBS records data on the physical movement of goods (Customs record).

- The table below shows the items that are contributing to the difference between PBS and SBP's BOP imports during November 2021. These are briefly discussed as follows:

1. Freight that is included in PBS data but is reported in services import in BOP data.
2. Difference in import of medicinal products that are much higher in the PBS data. The major impact is coming from imports of COVID-19 vaccine, for which even gifted and donated components are valued and recorded in the PBS data. On the other hand, BOP data only shows import of vaccines against which payments are made through banking channels.
3. The PBS data shows additional oil imports of US$ 384 million. This may be due to the factor of using landed values in Custom valuation of oil while banking transaction occur on invoice values, which can be lower than the former in case of rapidly rising international prices.
4. This leaves the non-reconciled gap of about US$ 215 million.

5. It is worth mentioning that Ministry of Commerce, FBR, PBS and SBP are coordinating to reduce the gap in future.

Table: Reconciliation of Imports by PBS and SBP (Million US$)

Item	Nov-21
A: PBS Imports	7,899
B: SBP Imports	6,423
C: Difference (A-B)	1,476
Items contributing to difference	
i. Freight (cif)	250
ii. Refund Rebate	13
iii. Additional figure of Medicinal Products in PBS	614
iv. Additional figure of Petroleum in PBS	384
Minor differences (un-reconciled)	215

*Q.No:80 Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the increase / decrease in value of credit extended by commercial banks for Housing Sector in Pakistan, recorded during first half of Financial Year (2021-2022) against the same period during last year indicating also the reasons for increase / decline in the said credit?

Mr. Miftah Ismail: Housing finance has increased by Rs. 42 billion during first half of FY 2021-22 i.e. from Rs. 118 billion as of June 30, 2021 to Rs. 160 billion as of December 31, 2021. During the corresponding period in the previous

FY 2020-21, housing finance increased by Rs. 6 billion i.e. from Rs. 100 billion as of June 30, 2020 to Rs. 106 billion as of December 31, 2021.

Allocation of mandatory targets for housing and construction finance to banks and introduction of Government's Markup Subsidy Scheme also known as Mera Pakistan Mera Ghar Scheme have been major driving factors contributing to this unprecedented growth in housing finance of banks during first half of FY2021-22. A number of regulatory and policy measures of State Bank of Pakistan have also given necessary impetus of growth in housing finance in line with these two key initiatives.

(Details of these initiatives and measures are attached as Annexure-A.)

Annexure A

Initiatives during CY2021 to promote housing and construction finance

Issuance of Revised Mera Pakistan Mera Ghar Scheme

State of Bank of Pakistan issued initial version of Government's Markup Subsidy Scheme (G-MSS) for housing finance in October, 2020 while its revised version, incorporating feedback of stakeholders especially banks, was issued in March 2021. Both versions of the Scheme were issued as per advice of the Government. It may be highlighted that under this scheme, which is also commonly known as Mera Pakistan Mera Ghar (MPMG) Scheme, banks/HBFCL/MFBs provide housing finance at subsidized rates to individuals/households who currently do not own a house enabling them to purchase or construct their own houses.

Accordingly, as of December 31, 2021, banks have approved more than Rs. 117 billion and disbursed Rs. 38 billion under MPMG. Whereas, as of April 25, 2022, banks have disbursed more that Rs 70 billion under MPMG.

Mandatory Targets to Banks to Increase Housing & Construction Finance

In order to promote the housing and construction of buildings (residential and non-residential) in the country, as envisaged by the Government of Pakistan (GoP), SBP has assigned mandatory targets to banks to extend mortgage loans and financing for developers and builders. Banks will be required to increase their housing and construction finance to at least 5 percent of their private sector advances by end December, 2021.

Accordingly, banking credit to housing and construction sector increased by Rs163 billion, from Rs192 billion to Rs355 billion, during 2021. As of March 30, 2022, banks housing and construction finance portfolio has been recorded at Rs 404 billion.

State Bank initiatives to promote MPMG and housing finance

- Relaxation from regulatory requirement of debt burden ratio and verifiable income in case of banks using income estimation/repayment surrogate for extension of low cost housing finance to informal income applicants.
- Regulatory relaxation allowing banks/DFIs to extend low cost housing finance against personal guarantee of a third party for a maximum period of one (01) year.
- Standardized loan application form, facility offer letter, documents required for approval of financing and documents required for disbursement of financing.
- Launch of online complaint management system for MPMG
- Implementation of standardized income proxy model developed by banks to facilitate housing finance to customers with informal sources of income.
- Issuance of e-tracking numbers by banks to customers allowing them to track status of their financing applications under MPMG.
- Engagement with provincial Governments for reduction of stamp duties on mortgage registration.
- Facilitation to NAPHDA recommended builders/developers by working as conduit between NAPHDA, developers/builders and banks to promote developer finance/project finance.
- Development of standardized Risk Acceptance Criteria (RACs) for providing mortgage financing and builders/developers financing.
- Relaxation to banks count collaterals provided by customers in the form of liquid securities or other properties to meet prescribed 15% equity contribution for availing housing finance.
- Establishment of joint call center of banks to answer queries and resolve complaints of customers.
- Designation of at least 50% of branches of banks to received and process applications of financing from customers under MPMG.
- Mystery shopping surveys of bank branches to assess their readiness and provide necessary insight/guidance to banks to improve their customer handling/facilitation at branches.

*Q.No.81: Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Commerce be pleased to state the increase / decrease in value of non-textile exports recorded during first half of current Financial Year (2021-2022) against the same period during last year, indicating also the reasons for increase / decline in these exports?

Sayed Naveed Qamar: A comparison of the exports of non-textile goods during the first half of FY 2021-22 with same period of FY 2020-21 is given below:

Table-1

(value in Million US Dollars)

Category	Exports July to Dec FY 2020-2021	Exports July to Dec FY 2021-2022	Percent (%) change
Food	2,030.32	2,482.70	**22.28**
Petroleum and Coal	92.63	122.51	**32.25**
Other manufactured	1,694.49	1,925.19	**13.61**
Chemicals & pharmaceuticals	551.30	678.27	**23.03**
Engineering Goods	101.61	109.23	**7.50**
Others	850.19	1214.99	**42.91**
Total exports (non-textile)	4,667.63	5,745.38	**23.09**
Total exports (including textiles)	12,110.05	15,126.68	**24.91**

Source: PBS

Not only textiles, but non-textile exports also have shown a trend of growth. Exports in food sector during July-December period of FY 2021-22 recorded a growth of 22.28% compared to the same period of FY 2020-21. Similarly, during said period, petroleum and coal products recorded an increase of 32.25% in exports,

while exports of various other manufactured goods, chemicals & pharmaceuticals, and engineering goods increased by 13.61%, 23.03% and 7.50%, respectively.

Increase in exports in all the sectors has been a result of various export facilitation and promotion measures by the Government. The following export enhancement measures have been taken by the Government of Pakistan:

- The first ever National Tariff Policy (NTP) 2019-2024 was approved by the Federal Government with the aim to remove distortions in the tariff structure, so as to rationalize the tariffs on raw materials and intermediate goods for chemical industry, iron and steel, pharmaceutical industry, auto and tourism sector.
- To have better market access for Pakistani products, Pakistan has signed the second phase of Pak-China FTA, effective from 1st January, 2020, under which duty on 313 Tariff Lines will be reduced to zero by China. The enhanced market access will further diversify Pakistan's export in these Tariff Lines. Moreover, Russia has recently allowed import of Pakistani rice; Pakistan has secured re-entry of Pakistani Kinnow into UK market; three new varieties of Pakistani rice have been granted duty free access to Sri Lankan market, and the Government is exploring new markets for Pakistani products.
- State Bank of Pakistan (SBP) has been

undertaking a wide range of development finance activities. SBP has allowed the exchange rate to be market-determined, thereby enhancing the competitiveness of Pakistani products in the global market. Moreover, SBP offers following financing support schemes to the exporters:

a. Export Finance Scheme (EFS)
b. Islamic Export Refinance Scheme (IERS)
c. Long Term Financing Facility (LTFF) for Plant & Machinery
d. Islamic Long-Term Financing Facility (ILTFF) for Plant & Machinery

- To further facilitate the exporters, the previously fragmented schemes have been consolidated and revised in the form of Export Facilitation Scheme 2021 (SRO 957(I)/2021).

As evident from the export figures provided in Table 1 above, the steps taken by the Government are showing positive results.

*Q.No.82: Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the educational qualifications and merit criteria laid down for the vacancy of the President / Chief Executive Officer of the National Bank of Pakistan advertised by the Ministry of Finance on February 13, 2022; and

(b) the educational qualifications and criteria laid down for the appointment of Chairman Board of Directors, National Bank of Pakistan, indicating the details of appointment procedure thereof?

Mr. Miftah Ismail: (a) The advertisement for appointment of President NBP was published in accordance with Section 11(3)(a) of Banks (Nationalization) Act, 1974 and State Bank of Pakistan (SBP) Fit & Proper Test Criteria (Corporate Governance Regulatory Framework) *vide* Circular No. 5 of 2021 dated 22.11.2021. As per regulation G-7 (1) of the said Regulatory Framework of SBP, the age, qualification and experience for the President/CEO is as under:—

"Age, Qualification and Experience: A person to be appointed as President/CEO of a bank/DF1 must have sufficient knowledge, skills and experience to fulfil his/her responsibilities effectively. Besides, he/she shall meet the following requirements:

(a) Must be between 40 to 65 years of age. Further, no person shall hold the office of the President/CEO after attaining the age of 65 years. However, any existing President/CEO who has already attained the age of 65 years or attaining the age of 65 years during his/her current tenure may continue as President/CEO till completion of the current tenure and may be eligible for another tenure of not more than three years or attaining the age of 70 years, whichever comes earlier, subject to compliance with all other applicable

laws/rules/regulations including FPT requirements.

(b) Must have minimum qualification of graduation or equivalent. The President/CEO of an Islamic Bank should also preferably be having experience/training in Islamic Banking.

(c) Must be a career banker having at least 5 years of experience at senior level as Executive Vice-President and above or equivalent in a bank/DFI. For DFIs, the senior level experience, preferably at CEO, Managing Partner or equivalent in capital markets, asset management, investment banking, public / private equity, venture capital, infrastructure or development financing is also acceptable. Moreover, He/she should have adequate knowledge, expertise and skill-mix related to the business model, overall size, complexity and risk profile of the bank/DFI."

(b) the appointment of Chairman of the Board of NBP is in accordance of Section 11(3) (a) of the Bank's Nationalization Act, 1974 ("BNA 1974") which provides as under:

"(3) The Chairman, the President and other members of the Board.

(a) shall be appointed by the Federal Government in consultation with the State Bank, for a term of three years, on such terms and conditions as may be fixed by the General Meeting of the bank: provided that the Chairman and the President shall be

appointed from amongst professional bankers whose names are included in a panel of bankers qualified to be the Chairman or the President, which panel shall be determined, maintained and varied, from time to time, by the State Bank."

The procedure for appointment of Chairman on the Board of NBP is as under:-

i. A committee has been constituted *vide* Finance Division's notification dated September 23, 2021 to give recommendations to the Finance Minister regarding suitable professionals for filling up vacant positions on the Board of Directors (BoDs) of Public Sectors Companies and DFIs under the Finance Division.
ii. On the recommendation of the Committee, a summary for the Prime Minister is initiated for approval of the Prime Minister before submission to the Federal Cabinet in terms of The Cabinet Division's letter dated March 16, 2018 wherein the Cabinet Secretariat has issued directions to seek approval of the Prime Minister for appointments on Board of Directors prior to its placement before the Federal Cabinet.
iii. After approval of the Prime Minister, Summary for the Federal Cabinet is initiated.
iv. After approval of Federal Cabinet and on receipt of final FPT clearance from SBP with

respect of the appointee, notification in this regard is issued.

*Q.No.86: Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that Economic Coordination Committee (ECC) has recently allowed export of selected items to Afghanistan via land route in Pakistani rupee, if so, the detail of items and reasons for allowing exports in rupees?

Syed Naveed Qamar: The Economic Coordination Committee (ECC) has recently allowed export of the following goods to Afghanistan against Pakistan currency (PKR):

1. Rice;
2. fish add fish products;
3. poultry, meat and products;
4. sugar confectionery and bakery products;
5. fruit, nuts and other edible parts of plants;
6. oilcake and other solid residues;
7. vegetable materials and vegetable waste;
8. salt;
9. cement;
10. pharmaceuticals;
11. matches;
12. textile and textile articles;
13. building stone; and
14. surgical instruments.

The reason for allowing exports to Afghanistan against PKR is mainly the political situation in Afghanistan. Due to the situation in Afghanistan and absence of any formal banking infrastructure in the

country, exports from Pakistan to Afghanistan declined from US$ 517.24 million during July-December FY 2020-21 to US$ 328.25 million during same time period of FY 2021-22, which called for an intervention to secure the interests of Pakistani exporters in the Afghan market. Therefore, Ministry of Commerce took measures to carry out trade with Afghanistan by adopting alternate methods besides banking channels.

*Q.No.87: Senator Zeeshan Khan Zada: Will the Minister for Planning, Development and Special Initiatives be pleased to state:

(a) the details of the PSDP 2021-22 funds allocated and utilized till February 2022, also indicating percentage of released funds; and
(b) the reasons for the low allocations to certain division compared to others, if any?

Mr. Ahsan Iqbal Chaudhary: (a) The National Economic Council (NEC), in its meeting held on 7th June, 2021 approved Public Sector Development Program 2021-22 at a size of Rs 900 billion including foreign assistance of Rs 100 billion.

As of February, 28, 2022, Ministry of PD&SI authorized Rs. 503 billion against local allocation of Rs. 800 billion as per release strategy of Finance Division and utilization based authorization during 3rd Quarter. Whereas an amount of Rs. 78 billion has been reported as disbursement against Foreign Aid allocation of Rs. 100 billion upto January, 2022

As per SAP System, an amount of Rs. 389 billion has been reported as expenditure during July 2021 to

February, 2022 which is 77% of authorized/released funds.

The Ministry/Division wise details of PSDP 2021-22 allocations, authorization and utilization is at Annex-I

(b) As per Public Finance Management Act-2019, funds are allocated to approved projects by the respective competent fora. Projects are conceived and prepared by the respective divisions as per assigned rules of business. Certain Ministries/Divisions require higher allocations as they execute larger development projects such as Communication/ NHA, Water Resources, Power Division, Railways, Housing and Works, HEC etc. as compared to other Divisions such as National Heritage and Culture, IPC, Establishment, Human Right etc.

Annex-I

PSDP 2021-22
Ministry / Division-wise Summary (July - February, 2021-22)
(PIP Section)

(Million

S. No.	Name of Ministry / Division	PSDP Allocation 2021-22			Authorization /Disbursement			Expenditure
		Rupee	Foreign Aid	Total	Rupee Auth.[1]	F.Aid Disb. upto Jan. 2022	Total	
1	2	3	4	5	6	7	8	9
A.	**Federal Ministries:**							
1	Aviation Division	1,872.09	1,686.11	3,558.20	1,123.26	264.60	1,387.86	677.70
2	Board of Investment	80.00	-	80.00	48.00	-	48.00	18.46
3	Cabinet Division	68,154.77	-	68,154.77	68,126.87	-	68,126.87	48,793.08
4	Climate Change Division	14,327.00	-	14,327.00	10,015.82	-	10,015.82	5,662.38
5	Commerce Division	1,613.50	-	1,613.50	1,000.37	-	1,000.37	509.68
6	Communications Division	104,009.79	22,191.53	126,201.32	64,477.05	19,629.35	84,106.40	49,355.09
7	Defence Division	2,277.64	-	2,277.64	1,305.24	-	1,305.24	656.76
8	Defene Production Division	1,745.00	-	1,745.00	1,151.70	-	1,151.70	719.57
9	Establishment Division	800.00	-	800.00	480.00	-	480.00	128.80
10	Federal Education & Professional Training Division	8,539.60	1,160.40	9,700.00	5,123.76	-	5,123.76	1,745.19
11	Finance Division	121,171.31	1,869.69	123,041.00	82,082.28	642.05	82,724.33	70,715.33
12	Higher Education Commission	40,450.00	2,000.00	42,450.00	24,242.00	145.88	24,387.88	12,672.40
13	Housing & Works Division	24,915.89	-	24,915.89	14,949.53	-	14,949.53	5,995.55
14	Human Rights Division	279.20	-	279.20	167.52	-	167.52	41.60
15	Industries & Production Division	2,916.08	-	2,916.08	1,749.65	-	1,749.65	295.09
16	Information & Broadcasting Division	1,399.68	500.00	1,899.68	839.81	-	839.81	207.26
17	Information Technology & Telecom Division	8,111.06	1,250.00	9,361.06	4,866.63	77.60	4,944.24	1,122.78
18	Inter Provincial Coordination Division	3,734.74	-	3,734.74	2,240.84	-	2,240.84	153.79
19	Interior Division	21,048.72	-	21,048.72	12,629.23	-	12,629.23	2,180.88
20	Kashmir Affairs & Gilgit Baltistan Division	61,459.90	4,500.00	65,959.90	44,203.54	2,472.92	46,676.46	41,232.92
21	Law & Justice Division	6,027.35	-	6,027.35	3,616.41	-	3,616.41	964.76
22	Maritime Affairs Division	2,149.72	2,402.19	4,551.91	1,632.80	-	1,632.80	975.38
23	Narcotics Control Division	489.39	-	489.39	455.50	-	455.50	357.12
24	National Food Security & Research Division	11,017.28	1,000.00	12,017.28	6,830.71	3,435.54	10,266.25	6,993.47
25	National Health Services, Regulations & Coordination Division	19,003.51	2,719.00	21,722.51	11,402.10	1,753.19	13,155.30	6,420.84
26	National Heritage & Culture Division	125.93	-	125.93	75.56	-	75.56	4.54
27	Pakistan Atomic Energy Commission	27,000.00	-	27,000.00	18,900.00	-	18,900.00	17,325.82
28	Pakistan Nuclear Regulatory Authority	200.00	-	200.00	200.00	-	200.00	144.00
29	Petroleum Division	3,249.54	-	3,249.54	1,949.72	-	1,949.72	313.43
30	Planning, Development & Special Initiatives Division	10,815.13	-	10,815.13	10,815.13	-	10,815.13	3,348.13
31	Poverty Alleviation & Social Safety Division	598.91	-	598.91	359.35	-	359.35	139.79
32	Power Division	29,311.05	40,174.00	69,485.05	17,586.63	30,001.00	47,587.63	33,192.75
33	Railways Division	26,908.51	3,117.08	30,025.59	17,759.61	-	17,759.61	17,179.90
34	Religious Affairs & Inter Faith Harmony Division	493.85	-	493.85	306.19	-	306.19	171.35
35	Revenue Division	2,355.07	1,670.00	4,025.07	1,413.04	5,278.03	6,691.07	5,906.66
36	Science & Technological Research Division	8,341.00	-	8,341.00	5,004.60	-	5,004.60	713.02
37	SUPARCO	5,368.86	2,000.00	7,368.86	3,328.70	-	3,328.70	2,205.21
38	Water Resources Division	91,712.69	11,760.00	103,472.69	55,805.39	13,987.89	69,793.28	49,143.41
	Total (Federal Ministries):	**734,073.74**	**100,000.00**	**834,073.74**	**498,264.52**	**77,688.06**	**575,952.58**	**388,383.89**
B.	COVID Responsive and Other Natural Calamities Programme	5,000.00	-	5,000.00	-	-		-
C.	VGF for PPP Projects	53,500.00	-	53,500.00	-	-		
D.	SDGs Supplementary Funds	0.24	-	0.24	-	-		
E.	ERRA	7,426.03		7,426.03	4,604.14	-	4,604.14	168.88
	Total (Federal PSDP):	**800,000.00**	**100,000.00**	**900,000.00**	**502,868.66**	**77,688.06**	**580,556.71**	**388,552.77**

1 Upfront authorization by Ministry of PD&SI

2 Release Snaction issued by concerned Ministry/Division

3 Foreign Aid disbursement is taken as expenditure

*Q.89 **Senator Danesh Kumar:** Will the Minister for Planning, Development and Special Initiatives be pleased to state the details of ongoing projects in Balochistan funded through Federal PSDP also indicating their cost, year-wise allocation / utilization of funds, completion time frame, progress made in terms of percentage by 30 January, 2022?

Mr. Ahsan Iqbal Chaudhary: The national level projects are conceived, prepared and implemented by the Federal Ministries / Divisions through Public Sector Development Programme (PSDP). Such projects, irrespective of their location, generate benefits for the entire country like projects for electricity generation and transmission, water reservoirs, railways, motorway, highways, ports, airports, science and information technology, knowledge economy agriculture research and governance etc.

At present, there are 217 projects ongoing in Balochistan funded through Federal PSDP with approved cost of Rs. 1041 billion. The Ministry of PD&SI earmarked 90.187 billion for these projects in PSDP 2021-22. An amount of Rs. 51.662 billion has been sanctioned while utilization of Rs. 32.647 billion (63.2 %) has been reported against the sanctioned funds upto 28th March, 2022. The physical progress and dates of completion of these projects in various sectors varies from project to project. Details of projects located in Balochistan budgeted in Federal PSDP 2021-22) indicating cost, expenditure, allocation authorization and physical progress is attached at **Annex-I**.

(Annexure has been placed in library and on table of the mover/concerned member)

*Q.No.90: Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether it is a fact that despite record tax collections during the first six months of financial year 2021-2022 budget deficit has become 1371 billion rupees, if so, the reasons thereof indicating the steps being taken by the Government to reduce the current budget deficit?

Mr. Miftah Ismail: (1) Based on available data fiscal deficit for first six months of current financial year was Rs. 1,372 billion i.e. 2.1 % of GDP. This was largely in line with the expectation at the time of budget making. Similarly, FBR collection was also in line with the expectation in budget 2021-22. It was never expected that with this collection, fiscal deficit would be completely wiped out.

(2) The actual deficit for first six months of CFY, as compared to previous FY, was as under:—

Budget Deficit

First Half FY 2020-21	First Half CFY 2021-22
-1,137	-1,372

The major items of expenditure contributing to deficit were:—

(Rs. in billion)

	FY-21	FY-20
• Grants/Transfer	603	311

- Subsidies 313 129
- Pension 252 210

Further, there was a shortfall of Rs.147.0 billion in non-tax receipt of the Government, mainly on account of lower collection of Petroleum Development Levy.

(3) The government has taken following measures to curtail the fiscal deficit to a reasonable level:

i. Austerity measures are in place already, not allowing unnecessary procurements;
ii. Subsidies are under review;
iii. Ban on Creation of new posts;
iv. The delegation for foreign visits are restricted;
v. All Principal Accounting Officers (PAOs), were asked to ensure rationalization of utility consumption, purchase of assets etc;
vi. Electricity subsidy policy and power sector reforms initiated; and
vii. Revenue collection and expenditure are being monitored on monthly basis.

*Q.No.91: Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the total number of employees presently working in Pakistan Steel Mills, (PSM) Karachi alongwith status of employment either permanent, temporary, daily-wages or deputation;
(b) the expenditure incurred on their salaries for the period from 2020 2021;

(c) the employees laid off, sacked or compulsory retired for the period from September, 2018 to January, 2022; and

(d) income / production of PSM, if any, recorded from September, 2018 to January, 2022?

Syed Murtaza Mahmud:

(a)

Description	PSM	Education/ Cadet College	PSH/ Medical	Total
Regular Employees	2553	233	37	**2823**
Contract Employees	98	100	9	**207**
Daily Wage Employees	556	24	22	**602**
Total Employees	**3207**	**357**	**68**	**3632**

(b)

(Rs. in Millions)

Expenditures	2019-20	2020-21
Gross Salaries	**6,731.923**	**4,917.411**
Net Salaries released by the GoP	4,095.000	2,818.000

(c)

Officers	Workers	Total
2952	4709	7661

(d)

(Rs. in Millions)

Period	Jul-18 to Jun-19 (Audited)	Jul-19 to Jun-20 (Audited)	Jul-20 to Jun-21 (Audited)	Jul-21 to Jan-22
Sale	467.466	546.442	1,595.509	3,329.800
Other income	1,290.429	913.166	1,716.663	726.490
Total	**1,757.895**	**1,459.608**	**3,312.172**	**4,056.290**

*Q.No.92: Senator Zeeshan Khan Zada: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the steps taken by the government to implement the additional conditionalities as stipulated in Mutual Evaluation Report, 2019, released by the FATF indicating action taken against proscribed organization and persons involved in terror financing?

Mr. Miftah Ismail: Pakistan was assessed by Asia Pacific Group on FATF's forty recommendations and 11-Immediate Outcomes (effectiveness) in October 2018 and Pakistan's Mutual Evaluation Report (MER) was adopted by APG in August 2019. At the time of adoption of MER, Pakistan was compliant and largely compliant in 10 recommendations out of 40 Recommendations.

Subsequently Pakistan submitted Follow-up Reports (FURs) to APG on the progress made by Pakistan on FATF recommendations which were assessed non-compliant / partially complaint As a result of collective efforts, Pakistan is now rated Compliant and Largely Compliant in 35 out of 40 FATF Recommendations. This is one of the largest set of upgrades not only in the APG, but in FATF and FATF- style regional bodies (FSRB) membership overall.

Regarding actions required in the MER against proscribed organizations and persons involved in terror financing, it may be noted that the FATF's Recommendation No. 6 (Targeted Financial Sanctions related to terrorism and Terrorist Financing) requires countries to implement Targeted Financial Sanctions regimes to comply with United Nations Security Council resolutions relating to the prevention and suppression of terrorism and terrorist financing. The resolutions require countries to freeze

without delay the funds or other assets of, and to ensure that no funds or other assets are made available, directly or indirectly, to or for the benefit of, any person or entity.

Current Status

Pakistan has taken all actions as required under the FATF Recommendation 6 and its corresponding Immediate Outcome 10 (effectiveness). Both these elements of FATF's Standards have been assessed as largely compliant / largely addressed by the APG/FATF. All identified assets including bank accounts of proscribed persons/ organizations identified, have either been frozen or taken over by the Federal / Provincial Governments. As of now, the 78 organizations and 2584 persons have been proscribed (source Nacta.gov.pk).

*Q.No.93: Senator Zeeshan Khan Zada: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the steps taken by the Government to ensure availability of urea at a uniform price and control its shortage / hoarding in the country?

Syed Murtaza Mahmud: Government has taken following steps to ensure availability of Urea:

i. All the fertilizer plants manufacturing Urea have been kept operative in the winter months i.e Oct-Mar (Rabi Season).
ii. Import of 100,000 MT Urea from China on G2G basis has been completed and is currently in Government's possession for sale during the Kharif Season.
iii. Based on the demand for Urea fertilizer estimated by Ministry of National Food

Security and Research of around 3.402 MMT for Kharif season 2022, ECC of the Cabinet has approved operations of SNGPL based Urea plants during the Kharif Season for meeting the demand of Urea fertilizer in the country.

iv. Summary for import of 200,000 MT of Urea has been submitted to the ECC of the Cabinet for approval.

v. Chief Secretaries of provinces have been requested to strictly ensure the sale of Urea on the prices printed on Urea bags.

*Q.No.94-A: Senator Rana Mahmood-ul-Hassan: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) whether it is fact that under Income Tax Ordinance, 2001, the full-time researchers working in Federal Secretariat, autonomous bodies and constitutional institutions including Parliament House are granted exemption from income tax on their salary income, if so;

(b) whether the full-time researchers working under nomenclature as Director or any other in such offices are also beneficiaries under this ordinance, if not, reasons thereof?

Mr. Miftah Ismail: (a) No. There is no such exemption. However according to clause (2) of Part III of 2nd Schedule to the Income Tax Ordinance, a reduction in tax liability by an amount equal to 25% of the tax payable on income from salary is allowed to a full time

teacher or a researcher employed in a non-profit education or research institution duly recognized by Higher Education Commission, a Board of Education or a University recognized by the Higher Education Commission, including government research institution.

(c) The present legal dispensation is as narrated above.

*Q.No.95: Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state that whether it is a fact that the US Federal Reserves Board / BANK has imposed a fine USD 20.4 Million against National Bank of Pakistan and the New York Department of Financial services (NYDFS) fined upto USD 35 million, if so, the reasons thereof?

Mr. Miftah Ismail: NBP was officially notified on February 24, 2022 that financial penalties were imposed on its branch in New York by its two regulators, the Federal Reserve Bank of New York (FRB) and the New York State Department of Financial Services (DFS). These penalties amounted to US $20.4 million and US $35 million respectively, totaling US $55.4 million, which were paid within the deadlines stated in the relevant agreements.

Prior to this, the bank had been in negotiations with the two US regulators for approximately 6 months and was able to reduce the amount of penalties substantially.

Details of the reasons are given in the following pages, but in summary, these penalties were imposed for historical weaknesses in documented processes and

controls as well as for slow progress made by branch management to take appropriate corrective actions that had been initially brought to the Branch's notice in 2016 through a Written Agreement. These penalties do not relate to actions taken by the bank that could have resulted in processing transactions related to money laundering, terrorist financing or sanctions evasion/violations.

Reasons for the financial penalties are part of the consent orders issued by the regulators (attached for your reference)

Details on the reasons for the penalties are summarized in the following pages.

2016 Written Agreement

Following examinations conducted by the DFS & FRB in 2014 and 2015, the New York branch was found to have inadequate Anti-Money Laundering(AML) compliance programs, issues with its transaction monitoring system, and significant shortcomings in managerial oversight. As a result, in March 2016, the regulators took enforcement actions against the Bank in the form of a Written Agreement in which the Bank acknowledged its oversight and compliance deficiencies and agreed to remediate them.

2016 Examination

In the same year as the Written Agreement, DFS and the FRB conducted another annual review of the Branch in mid- 2016 which primarily focused on the AML compliance in addition to the adequacy of the corrective actions identified in previous examinations. The conclusions of the 2016 Examination were much the

same as the examinations that had prompted the Written Agreement.

2017 Examinations

In 2017, the US regulators conducted two examinations, as follows:

1. In mid- 2017, DFS and FRB conducted a targeted examination that focused on the Bank's corrective actions from the Written Agreement along with past examination findings. Once again, the examiners determined that the Bank's programs, including AML compliance and Sanctions/OFAC programs remained inadequate. In addition, the Branch lacked urgency in its remediation efforts and failed to adequately staff compliance units.
2. They also conducted a full examination of the Branch. That examination noted improvements made to the AML compliance program, but also found that risk management had more weaknesses than in the prior examination and that compliance remained inadequate. This examination noted that the Bank was once again slow in remediating prior AML observations and lacked adequate managerial oversight.

2019 Examination

This examination, whose report was issued in February 2020, noted the Bank's failure to complete remediation of significant and recurring deficiencies in its compliance policies and programs, including certain

obligations under the Written Agreement and noted that the Branch Manager (who was in place since 2008) and Chief Compliance Officer (who was hired in 2016) failed to fix the issues at the Branch. The regulators noted that the Bank had an inadequate risk management program, with a local management team that failed to communicate fully the appropriate risk to Head Office management.

By May 2020, the services of the Manager and Chief Compliance Officer of the New York Branch were terminated. They were replaced by highly regarded and experienced professionals who had worked for large banks and had experience in remediating weaknesses in banks operating in the US.

2020 Examination

This examination was conducted in late 2020, approximately five months after new branch leadership joined.

This examination noted many positive changes emanating from new leadership, it concluded that the Bank continued to operate in an unsatisfactory manner with an inadequate compliance program and that the Bank had yet to address fully prior examination findings and the AML provisions of the Written Agreement.

Current Position of the branch

The current position is much different than the past because steps taken since 2019 have resulted in closure of all corrective actions required to be taken by the bank. This was largely due to a change in leadership of the New York branch, enhanced oversight and guidance provided by senior management at Head Office

and by the Board of Directors of the bank. To get to this stage, NBP invested extensively in implementing industry-leading systems, hiring exceptionally talented professions in the branch and Head Office, enhanced employee training programs and engaging independent third parties to test the enhanced controls multiple times. Management is confident that the events of the past will not recur and that the branch has a very strong control and governance program, backed-up by close oversight by experience professionals at Head Office.

The new branch management has rectified all the outstanding regulatory observations in less than 2 years, which is an achievement given the complexity and length of time it takes to comply with US bank regulatory requirements. A key element of the success of the actions was close oversight by Head Office management and Board.

*Q.No.96: Senator Ejaz Ahmad Chaudhary: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the growth rate of the industrial sector in the country recorded during the last two years (1/1/2020 to 31/12/2021) with year wise break up indicating reasons of growth and decline thereof?

Syed Murtaza Mahmud: As per Economic Survey 2020-21, the growth rate of industrial sector in the last two years is tabulated below: -

Sector	2019-20 Growth Rate (%)	2020-2021 Growth Rate (%)
Industrial Sector	-3.77	3.57
1. Mining & Quarrying	-8.28	-6.49
2. Manufacturing	-7.39	8.71
a. Large Scale	-10.12	9.29
b. Small Scale	1.50	8.31
c. Slaughtering	4.05	3.89
3. Electricity Generation & Distribution & Gas Distribution	22.40	-22.96
4. Construction	5.46	8.34

The above-referred statistics depict that industrial sector has recorded a decline of 3.77% in the Financial Year 2019-20 owing to the COVID-19 Pandemic, depreciation in Pakistani Rupee and other factors. In order to improve the industrial sector growth rate, the Government introduced interventions like Kamyab Jawan Scheme, Rozgar scheme, Export Finance Schemes and Construction Package. As a result of the measures taken by the Government, an overall growth rate of 3.57% was observed in the FY 2020-21.

*Q.No.97**:** Senator Samina Mumtaz Zehri: Will the Minister for Planning, Development and Special Initiatives be pleased to state the total population of Karachi as per recent census indicating the number / percentage of foreign nationals including Afghanis residing on permanent basis in Karachi?

Mr. Ahsan Iqbal Chaudhary: According to Final results of Census-2017 (duly Approved by CCI on 12th April, 2021), the total Population of Karachi Division is 16,024,894 in which 15,922,174 are Pakistani and 102,720 are Non-Pakistani.

The total population of Karachi City is 14,884,402 in which 14,786,129 are Pakistani and 98,273 are non-Pakistani (detail is at Annex-I). However, it is pertinent to mention here that in Census-2017, there was no bifurcation for non-nationals, therefore, it is not possible to report Afghans and other nationals separately).

Annex-I

POPULATION OF PAKISTANI AND NON-PAKISTANI RESIDENCE IN KARACHI DIVISON, CENSUS – 2017

ADMN - UNIT	POPULATION - 2017				
	TOTAL	PAKISTANI	NON-PAKISTANI	%AGE PAKISTANI	%AGE NON-PAKISTANI
1	2	3	4	5	6
KARACHI DIVISION	16,024,894	15,922,174	102,720	99.4	0.6
KARACHI CITY	14,884,402	14,786,129	98,273	99.3	0.7

`Note: Data on status of nationality is compiled with respect to Pakistani and Non-Pakistani nationals in Census

*Q.97-A: Senator Danesh Kumar:Will the Minister for Commerce be pleased to state that:

(a) whether it is a fact that number of officers / officials have been posted in Commercial Wings of all Pakistani High Commissions, Consulates and Missions abroad, if so;

(b) the embassy-wise detail of each officer / officials; and

(c) the detail of officers / officials belonging to minorities and Balochistan province, separately?

Syed Naveed Qamar: (a) Commerce Division Manages 57 Trade Missions in 45 countries. Presently 51 Officers and 55 officials are posted in Commercial Wings of Pakistan's Trade Missions Abroad.

(b) The Mission wise lists of Officers and Officials are attached at Annex-I & Annex-II.

(c) The detail of officers and officials posted at Pakistan's Trade Missions Abroad belonging to minorities and Balochistan are attached at Annex-III & Annex-IV respectively.

Annex-I

LIST OF TRADE & INVESTMENT OFFICERS POSTED ABORAD

S #	Place of Posting	Post	Name of the Officers	BPS
1	Switzerland (WTO - Geneva)	Ambassador	Dr. M. Mujtaba Piracha	21/22
2	Afghanistan (Kabul)	Minister (Trade & Investment)	Mr. Asif Khan	20
3	Australia (Sydney)	Consul General	Mr. Muhammad Ashraf	20
4	Belgium (Brussels)	Economic Minister	Omar Hameed	20
5	Hong Kong (China)	Consul General	Mr. Bilal Ahmed Butt	20
6	China (Shanghai)	Consul General	Mr. Hussain Haider	20
7	Ethiopia (Addis Ababa)	Minister (Trade & Investment)	Mr. Munir Saddiq	20
8	India (New Delhi)	Minister (Trade & Investment)	Vacant	20
9	Indonesia (Jakarta)	Minister (Trade & Investment)	Ms. Fouzia Perveen Ch	20
10	Russia (Moscow)	Minister (Trade & Investment)	Mr. Nasir Hamid	20
11	Saudi Arabia (Riyadh)	Minister (Trade & Investment)	Mr. Azhar Ali Dahar	20
12	Turkey (Istanbul)	Consul General	Mr. Bilal Khan Pasha	20
13	U.S.A. (Washington Dc)	Minister (Trade & Investment)	Mr. Azmat Mahmud	20
14	Afghanistan (Kandahar)	Trade & Investment Counsellor	Vacant	19
15	Algeria (Algiers)	Trade & Investment Counsellor	Mr. M.Qazafi Rind	19
16	Argentina (Buenos Aires)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Jamil Ahmed Baloch	19
17	Brazil (Sao Paulo)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Waqas Alam	19
16	Canada (Toronto)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Azhar H Merchant	19
17	China (Beijing)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Badar uz Zaman	19
18	China (Guangzhou)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Muhammad Irfan	19
19	France (Paris)	Trade & Investment Counsellor	Vacant	19
20	Germany (Frankfurt)	Trade & Investment Counsellor	Vacant	19
21	Iran (Tehran)	Trade & Investment Counsellor	Vacant	19
22	Italy (Rome)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Khalid Hanif	19
23	Japan (Tokyo)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Tahir Habib Cheema	19
24	Kazakhstan (Almaty)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Muhammad Farooque	19
25	Kenya (Nairobi)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Laiq Darez	19
26	Malaysia (Kuala Lumpur)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Shafqat Ali Khan	19
27	Mexico (Mexico City)	Trade & Investment Counsellor	Ms. Shabana Aziz	19
28	Morocco (Casablanca)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Junaid Ahmad Memon	19
29	Netherland (The Hague)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Rao Rizwan-ul-Haq	19
30	Poland (Warsaw)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Muhammad Zahid	19
31	Saudi Arabia (Jeddah)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Abdul Waheed Shah	19
34	South Korea (Seoul)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Imran Razzak	19
32	Spain (Madrid)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Ahmad Affan	19
33	Sudan (Khartoum)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Ata Ullah	19
34	Sweden (Stockholm)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Ghulam Mustafa	19
35	Switzerland (WTO - Geneva)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Majid Mohsin Panhwar	19
36	Switzerland (WTO - Geneva)	Trade & Investment Counsellor	Dr. Muhammad Irfan	19
37	Thailand (Bangkok)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Farukh Sharif	19
38	U.A.E (Dubai)	Trade & Investment Counsellor	Dr. Adeem Khan	19
39	United Kingdom (London)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Shafiq Ahmad Shahzad	19
40	U.S.A. (Los Angeles)	Trade & Investment Counsellor	Vacant	19
41	U.S.A. (New York)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Talat Gondal	19
42	Bangladesh (Dhaka)	Trade & Investment Attache	Mr. M. Suleman Khan	18
43	Belgium (Brussels)	Trade & Investment Attache	Mr. Salman Ali Chaudhry	18
44	Egypt (Cairo)	Trade & Investment Attache	Ms. Sidrah Haque	18
45	Jordan (Amman)	Trade & Investment Attache	Mr. Khadim Ali	18
46	Nigeria (Lagos)	Trade & Investment Attache	Mr. Ali Tamkin Butt	18
47	Qatar (Doha)	Trade & Investment Attache	Vacant	18
48	Senegal (Dakar)	Trade & Investment Attache	Mr. M. Shoaib Anwar	18
49	South Africa (Johannesburg)	Trade & Investment Attache	Ms. Humaira Israr	18
50	Sri Lanka (Colombo)	Trade & Investment Attache	Ms. Assmma Kamal	18
51	Tajikistan (Dushanbe)	Trade & Investment Attache	Mr. Rashid Imtiaz	18
52	United Kingdom (Manchester)	Trade & Investment Attache	Mr. Muhammad Akhtar	18
53	U.S.A. (Houston)	Trade & Investment Attache	Ms. Shaistan Bunyad	18
54	Vietnam (Hanoi)	Trade & Investment Attache	Mr. Ali Qayyum Raja	18
55	Iran (Tehran)	Director (ECO)	Mr. Zahid Hussain Abbasi	19

*** On Special Assignment**

Annex-II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMERCE

Detail of Officials who have been posted in the Pakistan's Trade Missions abroad.

S.N.	Mission	Name	Designation
1.	**Brussels (Com. Section)**	Mr. Muhammad Kashif	Assistant
2.		Mr. Faisal Rasheed Awan	Messenger-cum-Driver
3.	**Brussels (Eco Wing)**	Mr. Nauman Ghafoor	Messenger-cum-Driver
4.	**Sydney**	Mr. Muddasir Zaheer	Stenotypist
5.		Mr. Muddasir Hussain Cheema	Driver
6.	**Istanbul**	Syed M. Wasim	Assistant
7.		Mr. Muhammad Asif	Driver
8.	**Paris**	Mr. Muhammad Mubeen	Stenotypist
9.	**Tehran**	Mr. Umer Salauddin	Messenger-cum-Driver
10.	**Dubai**	Mr. Muhammad Anwar ul Haq	Assistant
11.		Mr. Sultanat Khan	Messenger-cum-Driver
12.	**London**	Mr. Adnan Khan	Data Entry Operator
13.		Mr. Imran Falak	Driver
14.	**Dhaka**	Mr. Muhammad Abbas Khan	APS
15.	**Mexico**	Mr. Naveed Riaz	Messenger-cum-Driver
16.	**Cairo**	Mr. Muhammad Farhad	Messenger-cum-Driver
17.	**Manchester**	Tauqeer Hussain	Stenotypist
18.		Mr. Muhammad Khan Yousafzai	Driver
19.	**Algiers**	Mr. Rameez ur Rehman	Messenger-cum-Driver
20.	**Washington**	Mr. Haroon Nazir	Driver
21.	**Toronto**	Mr. Saeed Ahmed	APS
22.	**Jeddah**	Mr. Muhammad Saqib Majeed	Messenger-cum-Driver
23.	**Johannesburg**	Mr. Asad Hussain Bukhari	Messenger-cum-Driver
24.	**Kandahar**	Mr. Ghulam Hussain	Driver
25.		Mr. Akhtar Ali	Stenotypist
26.	**New Delhi**	**Vacant**	Security Guard
27.		**Vacant**	Assistant
28.	**Doha**	Syed Iftikhar Hussain	Driver
29.	**Colombo**	Mr. Habib Ullah	Assistant
30.		Mr. Zaheer Ahmed	Messenger-cum-Driver
31.	**Geneva**	Mr. Shahid Imran	Accountant
32.		Vacant	Assistant
33.		Mr. Ejaz Ahmed Khan	Messenger-cum-Driver
34.	**Addis Ababa**	Mr. Tariq Ali	Driver
35.	**Hong Kong**	Mr. Mazhar Hussain	APS
36.		Mr. Muhammad Irshad Khan	Driver
37.	**New York**	Mr. Shahid ul Islam	APS
38.	**Beijing**	Mr. Safi ud Din	APS
39.	**Shanghai**	Mr. Rashid Hussain	Assistant
40.	**Bangkok**	Mr. M Idrees Khan	APS

41.	**Kabul**	Mr. Arshad Nawab	Stenotypist
42.		Mr. Umair Khan	Security Guard
43.	**Dakar**	Mr. Asif Abbas	Messenger-cum-Driver
44.	**Jakarta**	Mr. Zahid Hameed	Messenger-cum-Driver
45.	**Hanoi**	Mr. Dost Muhammad	Assistant
46.		Mr. Mudassar Nawaz	Messenger-cum-Driver
47.	**Lagos**	Sardar Fazalur Rahim	Stenotypist
48.		Mr. Shabbir Ahmed	Messenger-cum-Driver
49.	**Amman**	Mr. Khalid Hussain Memon	Stenotypist
50.		Mr. Tariq Masih	Messenger-cum-Driver
51.	**Dushanbe**	Mr. Zamir Akhtar	APS
52.		Mr. Ghulam Mustafa	Driver
53.	**Moscow**	Mr. Ali Hassan	APS
54.	**Warsaw**	Mr. Muhammad Asif Raja	Messenger-cum-Driver
55.	**Houstor (USA)**	Mr. Abdul Waheed	Driver

Annex-III

LIST OF TRADE & INVESTMENT OFFICERS POSTED ABORAD

S #	Place of Posting	Post	Name of the Officers	BPS	Domicile
1	Argentina (Buenos Aires)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Jamil Ahmed Baloch	19	Balochistan
2	Brazil (Sao Paulo)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Waqas Alam	19	Balochistan
3	South Korea (Seoul)	Trade & Investment Counsellor	Mr. Imran Razzak	19	Balochistan

Annex-IV

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMERCE

Detail of Officials who have beer posted in the Pakistan's Trade Missions abroad belong from Balochistan.

S.N.	Mission	Name	Designation	Domicile
1.	Moscow	Mr. Ali Hassan	APS	Balochistan

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF COMMERCE

Detail of Officials who have been posted in the Pakistan's Trade Missions abroad belonging from minorities.

S.N.	Mission	Name	Designation	Domicile
1.	Amman	Mr. Tariq Masih	M-c-Driver	Islamabad

*Q.No.98: Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the criteria and procedure of availing grants under the National Business Development Program for SMEs indicating the minimum and maximum limits and processing duration of grants; and

(b) the existing number of entrepreneurs including women who have availed start-up grants under the said program since 2020?

Syed Murtaza Mahmud: (a) 1. Eligibility Criteria

i. Sole Proprietor, Firm or Company with valid CNIC and Business NTN.

ii. Business Age should be less than one (01) year for Early-Stage Start-up Grant (ESS) and between one (01) to five (05) years for Growth Stage Start up Grant (GSS).

iii. The business must be operational for at least four (04) in case of ESS and six (06) months in case of GSS in last one year.

iv. Applicant should be working in Manufacturing, Trading / Services and Mining Sector, Off-farm agriculture engaged in different types of Value Addition activities Livestock Farming (for SMEs of Balochistan Only)

2. Procedure of availing grants

Applications are submitted through a dedicated online portal. The procedure for online applications has been published on SMEDA's

Website. The steps for submitting application is outlined below:-

- Online Application Submission
- Field Verification Visit
- Need Assessment Interview
- Grant Approval Information
- Entrepreneurship Development Training (EDT) Program
- Engagement of the Supplier
- Procurement of Goods or Services
- Post Delivery Verification Visit

3. Processing Duration of Grants

Grant processing duration is approximately three (03) months, subject to fulfillment of all codal formalities by the applicant.

(b) Start-up grant was launched in the current fiscal year and currently the eligible applicants are at the field verification stage. As of now no start-up grant has been disbursed.

*Q.No.101: Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Planning, Development and Special Initiatives be pleased to state the details of obligations on Government under United Nations Sustainable Development (SDG) Goal No. 5 & 8 and steps taken so far by the Government to fulfill these obligations?

Mr. Ahsan Iqbal Chaudhary: After committing to the 2030 Agenda for Sustainable Development in 2015, Pakistan became the first country in the world to adopt the SDGs is as its own national development goals through a National Assembly Resolution in February

2016. At the same time, Pakistan's Parliament became the first to establish SDG Unit dedicated solely to the 17 goals.

A National Parliamentary SDG Task force was launched in February 2016 to provide support and oversight to SDG implementation, and Provincial Parliamentary Task forces were created in 2017 to focus on the SDGs during parliamentary work. Pakistan has been declared as the first country to launch the SDGs locally.

Vision 2025 serves a comprehensive long-term strategy which is aligned with SDGs for achieving inclusive growth and sustainable development. it incorporates key development priorities of peace and security, governance, social development, gender equality and women's empowerment, sustainable low-cost energy and disaster response and preparedness.

However, the Constitution provides for provincial autonomy, particularly in terms of social service delivery, while the Federal Government's support of provincial efforts is a state responsibility.

Key social sectors are primarily the responsibility of provincial governments – including health, education, climate change, human rights, population and social welfare, food and agriculture, water supply & sanitation while the Federal Government is responsible for coordination and international commitments.

To fast-track the SDGs several new policies have been formulated and approved by relevant authorities. A significant proportion of these policies across the board

focus on empowering women at home and at work, as well as and improving governance and economic growth.

SDG-5 "Gender Equality" Obligations/ Targets

5.1: End all forms of discrimination against all women and girls everywhere

5.2: Eliminate all forms of violence against all women and girls in the public and private spheres, including trafficking and sexual and other types of exploitation.

5.3: Eliminate all harmfull practices, such as child, early and forced marriage and female genital mutilation.

5.4: Recognize and value unpaid care and domestic work through the provision of public services, infrastructure and social protection policies and the promotion of shared responsibility within the household and the family as nationally appropriate.

5.5: Ensure women's full and effective participation and equal opportunities for leadership at all levels of decision-making in political, economic and public life.

5.6: Ensure universal access to sexual and reproductive health and reproductive rights as agreed in accordance with the Programme of Action of the International Conference on Population and Development and the Beijing Platform for Action and the outcome documents of their review conferences.

5.a: Undertake reforms to give women equal rights to economic resources, as well as access to

ownership and control over land and other forms of' property, financial services, inheritance and natural resources, in accordance with national laws.

5.b: Enhance the use of enabling technology, in particular information and communications technology, to promote the empowerment of women.

5.c: Adopt and strengthen sound policies and enforceable legislation for the promotion of gender equality and the empowerment of all women and girls at all levels.

Government's steps taken for achieving SDG- 5

Women's labour force participation is gradually increasing in Pakistan. There is also an increase in the number of young women, between the ages of 15-24 years of age, in higher education and entering professional categories in the workforce. The proportion of women working in managerial positions has marginally increased from 0.3 per cent in 2012- 13 to 0.5 per cent in 2018. Women represent over 70 percent of Pakistan's health workforce.

Progressive legislations have been passed since 2015 and workplace policies introduced to encourage more women to enter the labour market. With the establishment of provincial and national Commissions on the Status of Women, serious attempts to mainstream gender have been introduced by the Government.

Following the adoption of the 2030 Agenda for Sustainable Development, there have been key societal wins – women today serve as pilots in the Pakistan Air

force, generals in the Armed Forces, occupy key political and bureaucratic position win academy awards (Oscar) and represent Pakistan at international sports events and conferences. Gender mainstreaming has also made it to the mainstream media with the immense success of prime-time serials with strong educational content for changing behaviours around gender equality.

Federal initiatives:

- The draft 12th Five Year Plan (2018-2023) aims to improve female labour force participation from 14.50% to 24.50%.
- Anti-Honour Act, 2016 and Anti-Rape Act, 2016 promulgated.
- "one woman one bank account plan" was introduced in 2019 enabling 5.7 million Women to open their savings accounts.
- Introduced National Women Entrepreneurship Promotion Policy
- Development of Rural Women Entrepreneurship Promotion Policy
- Women quota in all programs under Ehsaas
- Launch of National Gender Policy Framework
- Development of Social Sector Accelerator
- Development of National Gender Portal
- Rs. 271 million allocated to the M/o Human Rights for women empowerment and raising awareness
- 47% loan for women under Interest Free Loan Programme by PPAF (total 490,368 loans)
- Free training to widows, orphans and the poor girls in different skill (Drafting, Cutting, Sewing,

Knitting, Hand and Machine Embroidery) in Women Empowerment Centres under Pakistan Bait-ul-Mal.

- 47% females-out of 4.23 million children enrolled under Waseela-e-Taleem by BISP with stipend far girls increased to Rs.2.000 per quarter.
- Tetanus vaccination of 7 million pregnant women.
- State Bank of Pakistan program “Banking on Equality: Policy to Reduce the Gender Gap in Financial Inclusion”
- 10% quota in public sector employment, establishment of Day Care Centers, Working Women Hostels. Transport Facilities.
- 14 Legislative measures during 2019-21 addressing gender gap and protection of Women Rights such as the Zainab Alert. Response and Recovery Act, 2020, Anti Rape (Investigation and Trial) ordinance 2020. Women’s property rights Act, 2020, the domestic violence (prevention and protection) Bill, 2021. Harassment of Women at Work place (Amendment Bill), 2021.
- Establishment of “Gender Protection Unit (GPU)” in ICT with Helpline 8090 to rescue the victims of gender-based violence.
- Designation a all courts of sessions judges throughout Pakistan as Special Courts in May 2021, under the –“Ordinance” for speedy trials of rape cases

- Development of a Gender Management Information System (GMIS) including indicators on education, health, population, inheritance, employment, violence against women etc. by the National Commission on the Status of Women (NCSW).

Punjab:

- Punjab Protection or Women against Violence Act 2016
- Punjab Protection Authority Act 2017
- Women's Income Growth and Sell-reliance Programme (WINGS)

Sindh:

- Establishment of Women Development Complex, Sales & Display Centres, Working Women Hostel Karachi and Women Complaint Cells across Sindh part of ADP 2021-22

Khyber Pakhtunkhwa:

- The Khyber Pakhtunkhwa Domestic Violence Against Women (Prevention & Protection), Act 2021.
- Establishment of 21 readymade garment centers for women
- Allocation or 20 percent quota for micro-finance loans by Bank of Khyber (BoK).
- BOLO Helpline, established for the victims of Gender Based Violence (GBV) and persons with disabilities

Balochistan:

- Balochistan Gender Equality and Women Empowerment Policy (2020-2024)

A.J&K:

- AJ&K Women's Development Strategic Plan 2016-2020
- Gender Management Information System
- Women's economic empowerment centers to provide trainings to home-based female workers
- First Women Police Station in AJ&K

GB:

- Women's markets to promote women entrepreneurship in GB.
- Formulation of Women Harassment, Act 2013
- Formation of Economic Transformation Initiative in 162 Village Agriculture Cooperative Societies with 30 % women members.
- Home Based schools project launched to improve girl's enrolment in conservative areas with 4.000 girls enrolled

SDG-8 "Decent Work and Economic Growth" Obligations/ Targets

8.1: Sustain per capita economic growth in accordance with national circumstances and, in particular, at least 7 per cent gross domestic product growth per annum in the least developed Countries.

8.2: Achieve higher levels of economic productivity through diversification, technological upgrading and innovation, including through a focus on high-value added and labor-intensive sectors.

8.3: Promote development-oriented policies that support productive activities, decent job creation, entrepreneurship, creativity and innovation and encourage the formalizations and growth of micro, small in and medium-sized enterprises, including through access to financial services.

8.4: Improve progressively through 2030, global resource efficiency in consumption and production and endeavor to decouple economic growth from environmental degradation, in accordance with the 10-Year Framework -of Programs on Sustainable Consumption and Production, with developed countries taking the lead.

8.5: By 2030, achieve full and productive employment and decent work for all women and men, including for young people and persons with disabilities, and equal pay for work of equal value.

8.6: By 2020, substantially reduce the proportion of youth not in employment, education or training.

8.7: Take immediate and effective measures to eradicate forced labour, end modern slavery and human trafficking and secure the prohibition and elimination of the worst forms of child labour, including recruitment and use of child soldiers and by 2025 end ehild labour in all its forms.

8.8: Protect labour rights and promote safe and secure working environments for all workers, including migrant workers, in particular women migrants, and those in precarious employment.

8.9: By 2030, devise and implement policies to promote sustainable tourism that creates jobs and promotes local culture and products.

8.10: Strengthen the capacity of domestic financial institutions to encourage: and expand access to banking, insurance and financial services for all.

8.a: Increase Aid for Trade support for developing countries, in particular least developed countries, including through the Enhanced Integrated Framework for Trade-related Technical -Assistance to Least Developed Countries.

8.b: By 2020, develop and operationalize a global strategy for youth employment and implement the Global Jobs Pact of the International Labour Organization.

Government's steps taken for achieving SDG- 8

Since 2015, sustained, indigenous and inclusive growth is a high priority agenda of the Government of Pakistan. Entrepreneurship and knowledge economy also rated high on the national agenda. Pakistan recognizes that a thriving, diverse economy — whose benefits are shared equitably by all members of society — is a necessary pathway to prosperity for all.

Pakistan has made substantial progress in improving business climate in recent years; Starting a business, registering property is now easy. This has been achieved by streamlining and automating administrative procedures and resolving insolvency issues easier. Integrated portal for online registration of company, getting construction permits, improved reliability, transparency and quality in getting electricity, registering property and contract enforcement, reduced procedures and time required in paying taxes and trading across borders and protection of legal rights of creditors and debtors in getting credit are the hallmark of new simplified system.

Federal initiatives:

- The China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) agreement – a USD 59 billion framework of regional connectivity – has created a large number of employment opportunities. Pakistan has also invested in several projects to support the CPEC initiative.
- Through the Prime Minister's Youth- Skills Development Programme, almost 147,000 unemployed youths were trained in different demand-oriented trades.
- The Prime Minister's National Internship Programme secured internships for 81,500 unemployed, educated youths in various public and private organizations.
- Developed investment Policy
- Prepared Industrial Transformation Policy

- Prime Minister's Kamyab Jawan Youth Entrepreneurships Scheme (PMKJ-YES)' to empower Pakistan's youth by extending affordable financing for new and existing startups.
- National Skill Strategy (NSS) for capacity enhancement through employable skills development for international market
- Prioritizing of Youth empowerment and productivity in National Youth Development Framework (NYDF).
- Developed 200 TVET qualifications and accredited 535 TVET institutes nationally.
- Prime Minister's Hunarmand Skill for All Program with 74,737 youth gaining employable skills and 25% quota specified for women.
- 23.000 Youth formally skill tested and certified under Recognition of Prior Learning (RPL).
- Established 10 Countries of Destination Facilitation Centers.
- Developed National Employment Exchange tool and workforce database fully functional at: jobs.gov.pk. database: (413,197 Skilled work force and 411.735 Jobs Posted)
- Established National Accreditation Council for TVET Stream (NAC-TVS)
- Established Three Sector Skill Councils (SSCs) in the construction, hospitality renewable energy and textile sectors.

- Constituted Vigilance Committees in the Bonded Labor (Abolition Act) and Cadre of Inspectors for enforcement of the Employment of Children Act, Establishment of minimum Wages Board and Labor Courts under the Industrial Relations Act.
- Violation of the laws made a cognizable offence, with trial by a First-Class Magistrate and varying levels of punishment.
- Several packages and projects for spurring economic development and employment such as Construction Package Textile Industry Package, Bundal Island Project, Ravi River Urban Development
- Programme IT Parks Package

Punjab:

- Establishment of Job Centers in Punjab
- Punjab Rozgar Scheme to disburse loans worth Rs.30 billion

Sindh:

- Social protection and economic sustainability package of Rs. 34.7 billion to support home-based businesses and small and medium enterprises
- Strengthening of TEVT Institutes

Balochistan:

- Balochistan Livelihoods and Entrepreneurship Project

Azad Jammu & Kashmir:

- AJ&K Tourism Policy 2018, Youth Policy 2021 and industrial Policy 2019 (Drafts).

Gilgit Baltistan:

- Chief Minister Self Employment Loan Project for Interest-free loans for small businesses
- Technical and vocational trainings, micro-grants, and internships to young men and women to reduce unemployment.
- Digi-Skills program and Business incubation Centers launched
- IT park to promote youth entrepreneurship established

جناب چیئرمین: پانچ منٹ کی break کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کے لیے ملتوی کر دی گئی)

[وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین (محمد صادق سنجرانی) دوبارہ شروع ہوئی]

Leave of Absence

جناب چیئرمین: پہلے یہ leave applications لے لوں پھر Leader of the Opposition Sahib, آپ کو موقع دوں گا۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 26 مئی تا 3 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سعدیہ عباسی نے بیرونی ملک سرکاری مصروفیات کی بنا پر جو تشریف فرما ہیں جانہیں سکی ہیں۔ پھر کبھی چھٹی چلی گئیں تو منظور کر لیں گے۔

سینیٹر جام مہتاب صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 25 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Honourable Leader of the Opposition sir.

Point raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding highhandedness by the Government during PTI protest

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! ابھی question hourکے دوران export and importکا کافی ذکر ہوا اور خصوصاً importکا تو بے انتہا ذکر ہوا۔ یہ بتایا گیا کہ جو non-essential importedچیزیں ہیں وہ ایک بڑی تباہی کی ذمہ دار ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس وقت ملک میں سب سے بڑی non-essential importedچیز imported Governmentخود ہے جو سب سے بڑی تباہی کی ذمہ دار ہے۔ اس Importedحکومت سے اگر جان چھوٹ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید معیشت اور ہمارے باقی مسائل آسانی کے ساتھ حل ہو جائیں۔ اسی Importedحکومت کے خلاف اور معیشت کی اصل بیماری کو سمجھتے ہوئے عمران خان کی callپر پوری قوم آزادی مارچ میں سڑکوں پر نکلی۔ جناب چیئرمین! پوری قوم، خیبر سے لے کر کراچی تک تحریک انصاف کے کارکن نہیں، پاکستان کے پاکستانی باشندے نکلے اور اس کے مقابلے میں یہ جو طریقہ کار آپ نے دیکھا۔ ان کا جو تجربہ ہےانہوں نے اپنے تجربے کو بھرپور استعمال کرنے کی کوشش کی۔ ان کا تجربہ کیا ہے؟ ان کا تجربہ ہے ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن میں انہوں نے جو تجربے کیے تھے، انہوں نے کوشش کی کہ ان تجربوں کو بروئے کار لائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: قائد حزب اختلاف جب کھڑے ہوں تو پلیز نہ بولیں، اس طرح قائد ایوان جب کھڑے ہوں تو نہ بولیں، کچھ احترام رکھیں اس ایوان کا پلیز میری آپ سے گزارش ہے۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! ماڈل ٹاؤن کے تجربے کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے پورے پاکستان کو ماڈل ٹاؤن بنانے کی کوشش کی، ماڈل ٹاؤن بنایا۔ اس دن پورا پاکستان containersکا قبرستان نظر آرہا تھا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک چھ چھ فرلانگ پر صرف اور صرف containersتھے۔

جناب چیئرمین! یہ containersاس ذہنیت کو، آزادی کے جذبے کو، نظریے کو نہیں روک سکتے۔ اس قوم نے بتایا کہ کسی قسم کی رکاوٹ جذبے، جنون اور نظریے کو نہیں روک سکتی۔ آپ نے اور پوری قوم نے دیکھا کہ انہوں نے اے آر وائی چینل کو off-air کیا، دوسرے چینل، بول اور باقی جتنے بھی چینل ہیں۔ میں پھر بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا پاکستان کے تمام میڈیا کو کہ تمام تر پابندیوں کے باوجود پاکستان کے میڈیا نے اپنی بھرپور کوشش کی کہ اس دن ان کا اصلی چہرہ دنیا کو نظر آئے۔

اس دن کیا نظر آیا، جناب کہ ان کے گلو بٹوں نے تنہا نہیں بلکہ پولیس کی معیت میں، پولیس کے ساتھ مل کر جس طریقے سے گاڑیوں سے لے کر لوگوں تک، انہوں نے گاڑیاں تباہ کیں، لوگوں کو نکال کر تشدد کیا، شہادتیں ہوئیں۔ لوگ زخمی ہوئے اور انہوں نے فسطائیت کا وہ بازار گرم کیا کہ پاکستان کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے پارلیمینٹیرین تک کو نہیں بخشا۔ یہ ہمارے ساتھ ہمارے اعجاز چوہدری صاحب بیٹھے ہیں، پوچھیں ان سے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ آپ ان کو آج ضرور floor دیں، یہ خود ہی بتائیں اپنی داستان کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔

جناب! اس ایوان کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ایک بڑی شخصیت، علامہ اقبال کے پوتے جو اس ایوان کے ممبر ہیں، علامہ اقبال کی بہو سے پوچھیں کہ ان کے گھر میں چادر اور چار دیواری کے تقدس کو کس طرح پامال کیا گیا۔ کل قومی اسمبلی میں اسی جگہ پر کھڑے ہو کر وزیر اعظم صاحب کہتے ہیں کہ نہ کوئی چادر اور چار دیواری کی خلاف ورزی ہوئی، نہ کوئی گرفتاری ہوئی، نہ ہی کسی کے گھر گئے، یہ اسی جگہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے کہا جہاں کسی وقت ایک اور صاحب نے کھڑے ہو کر کہا تھا، حضور یہ ہیں وہ ذرائع جن سے یہ سارے معاملات ہوئے تھے۔ یہ جھوٹ کی جو تاریخ ہے، اتنا جھوٹ مت بولیں کہ جھوٹ کی بھی کانپیں ٹانگ جائیں، مت بولیں اتنا جھوٹ کہ اب جھوٹ کی بھی کانپیں ٹانگنا شروع ہو گئی ہیں۔

جناب چیئرمین! لاہور سے لے کر اسلام آباد تک، اسی طرح اٹک کے پل سے onward آپ نے images دیکھے ہوں گے کہ ہمارے پارلیمنٹ کے ممبر، سابق وفاقی وزیر حماد اظہر کے آپ images دیکھیں، آپ عمر ایوب کے images دیکھیں، یہاں، اسلام آباد میں لاٹھی سے شروع ہوتے ہیں، یہاں پر ربڑ کی گولیاں چلائی جاتی ہیں اور tear gas کے نام

پر زہریلی گیس چھوڑی جاتی ہے۔ اس زہریلی گیس کا شکار پورے اسلام آباد کے مکین ہوئے ہیں، پورے اسلام آباد کے مکین اس کا شکار ہوئے ہیں۔ اس کے بعد بے بنیاد مقدمات قائم کیے گئے۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ کی پولیس گردی، یہ جو آپ پاکستان کو پولیس سٹیٹ بنا رہے ہیں۔ یہ جو آپ فسطائیت کی نئی مثال قائم کر رہے ہیں، پاکستان کے عوام اس کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ آپ یہ کیوں کر رہے ہیں، ہمیں پتا ہے کہ آپ یہ اس لئے کر رہے ہیں کہ اس imported حکومت کے پاس سوائے رام کہانی کے اور پاکستان کی عوام کے لئے کوئی مداوا نہیں ہے۔ کیوں پاکستان کے عوام اکٹھے ہیں؟ ان کو پتا ہے کہ ان کے مفادات کا تحفظ کوئی imported حکومت نہیں کر سکتی۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ imported حکومت کر کیا رہی ہے۔ یہ سب سے پہلے اپنے آقاؤں کے مفادات کا تحفظ کر رہی ہے۔ اس کے بعد یہ اپنے مفادات کا تحفظ کر رہی ہے اور عوام کے لئے تحفہ ہے پٹرول بم کا۔ یہاں آپ نے معیشت کے متعلق بڑی بڑی باتیں سنیں۔ یہاں ہم معیشت کا سوال کن سے کر رہے ہیں؟ جنہوں نے معاشی حوالے سے ملک کو اس حال تک پہنچایا؟ کیا وہ جواب دیں گے یعنی کہ تیس تیس سال حکومت کرنے کے بعد، بربادی کی نئی داستانیں رقم کرنے کے بعد اب وہ دوبارہ ڈاکٹر بن رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم معیشت ٹھیک کریں گے۔

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

یہ کیسے کریں گے؟

جناب چیئرمین: شعر غلط پڑھا ہے جی لیکن کوئی بات نہیں، آپ آگے چلیں، جلدی کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! سچ منہ سے نکل جاتا ہے نا۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! میں نے لوٹے کی معذرت کر لی ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز، جمعہ کا دن ہے جلدی کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! ویسے لوٹے رکھنا غیر پارلیمانی نہیں ہے، 'لوٹے' بولنا غیر پارلیمانی ہے، کمال ہے ویسے۔ یہ عجیب انصاف ہے۔آپ لوٹے رکھیں، وہ غیر پارلیمانی نہیں ہے۔اگر 'لوٹا' منہ سے نکل جائے تو وہ غیر پارلیمانی ہے۔

جناب! 'چور کی داڑھی میں تنکا' بھی ایک محاورہ ہے۔آج محاوروں کا دن چل رہا ہے تو میں بتادیتا ہوں کہ 'چور کی داڑھی میں تنکا' بھی ایک محاورہ ہے، یہاں سے ایک محاورہ بول کر گئے تھے۔

یہاں پر ابھی آپ نے وقفہء سوالات میں ایک معیشت کی داستان سنی۔ یہ معیشت کے تیس مار خان ہیں جنہوں نے پہلا کام یہ کیا کہ تیس روپے پٹرول مہنگا کر دیا۔ ان تیس مار خانوں نے پہلا کام یہ کیا کہ تیس روپے پٹرول مہنگا کر دیا کہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی اتنا بڑا اضافہ نہیں ہوا۔ کہتے ہیں عالمی منڈی میں، یہ شوکت ترین صاحب بتائیں گے کہ کس طرح سے انہوں نے ہمت کی، سبسڈی دی تاکہ آئی ایم ایف کے ساتھ بھی معاملات چلتے رہیں اور پاکستان کے عوام پر بھی بوجھ نہ پڑے۔

پاکستان کے وزیراعظم نے اس وقت ایک بڑا فیصلہ کیا، انہوں نے کہا کہ ہماری جو توانائی کی ضروریات ہیں اس کے لئے میری قوم کا مفاد سب سے مقدم ہے لہٰذا انہوں نے روس سے بات چیت شروع کی، وہ روس تشریف لے کر گئے۔ توانائی پر بات ہوئی۔ یہ بات چیت آگے بڑھ رہی تھی تاکہ ہم روس سے تیس فیصد سستی گیس اور پٹرول لینے جارہے تھے۔ اس جرم کی سزا کیا ملی؟ اس جرم کی سزا یہ ملی کہ ان کے ساتھ مل کر عمران خان کی حکومت کو رخصت کیا کیونکہ انہوں نے 'نا' کی اور absolutely not کہا کہ پہلا مفاد پاکستان کے عوام کا ہے اس کے بعد اور کسی کا مفاد ہو سکتا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب! پلیز۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ بھارت نے روس کے ساتھ وہ معاہدہ کر لیا۔آج پاکستان میں تیس روپے فی لٹر پٹرول مہنگا ہوا تو بھارت میں مہنگا نہیں، بھارت میں پٹرول سستا ہو رہا ہے کیونکہ ان کے ہاں کوئی imported حکومت نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی عوام کے لئے اسی روس کے ساتھ سودا کیا جس کے ساتھ پاکستان کے وزیراعظم عمران خان سودا کرنے جارہے تھے۔

جناب چیئرمین: timeکا خیال رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ آپ سے دو درخواستیں ہیں۔ ایک ایوان کے ممبران یہاں پر موجود ہیں جن کے ساتھ زیادتی ہوئی، جن کے ساتھ ظلم ہوا۔ ان کو آپ ضرور موقع دیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ آج معیشت کی بات ہورہی ہے، ایک Calling Attention Notice بھی اس پر ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ اس کو پہلے لے لیں تو آپ کی مہربانی ہوگی تاکہ continuityمیں بات ہو جائے۔

جناب چیئرمین: لے لوں گا۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: تاکہ ساری چیز سامنے آجائے، ان کو بھی جواب مل جائے۔

جناب چیئرمین: میں پہلے businessلے لوں، رپورٹیں نہیں لیں گے کوئی بات نہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: لیکن پہلے وہCalling Attention Noticeلے لیں۔

جناب چیئرمین: جی لے لیں گے، وزیر صاحب بیٹھے ہیں۔ جی

honourable Leader of the House please.

Senator Azam Nazeer Tarar, Leader of the House

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: بہت مہربانی، میں توقع رکھتا ہوں، میرے لئے بڑے محترم ہیں، ایک تو میں سینیٹر اعجاز چودھری صاحب کوwelcome کرتا ہوں۔ میں اس ایوان میں recordپر ہوں، میں ایوان میں اس وقت آیا تھا جب میں نے یہ ensure کرلیا تھا کہ چوہدری صاحب اگر گرفتاری میں ہیں، میں نےconfirm کیا کہ چوہدری صاحب کو گھر بھیجیں اور ان سے معذرت کریں۔ اس کے علاوہ کل میں نے دوبارہ بات کی، جو لوگ MPO میں گرفتار تھے، کل ہم نے پنجاب حکومت کو ہدایت کی کہ تمام لوگوں کو چھوڑا جائے۔ جناب! جس طرح ہم پڑھے ہیں، اس طرح نہیں پڑھائیں گے۔ قائد حزب اختلاف اور ادھر بیٹھے ہوئے سارے اراکین میرے لیے بہت محترم ہیں۔۔۔۔

Mr. Chairman: Order in the House please, Leader of the House

کھڑے ہیں، پلیز۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں صرف دو منٹ لوں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے بڑی خوبصورت باتیں کیں لیکن معذرت کے ساتھ میں تو پہلے دیکھ چکا ہوں کہ اس ایوان میں محاروں کے ساتھ کیا ہوتا ہے، میں محتاط محاورہ استعمال کروں گا، اس میں نہ چور کا ذکر ہے، نہ کسی اور کا۔ وہ ہے "کھسیانی بلی کھمبانوچے"۔ جناب! اگر بیس لاکھ لوگ نہیں نکلے تو اس میں کسی کا کیا قصور ہے۔ ان بیس لاکھ لوگوں سے پوچھیں جنہوں نے آنا تھا۔ میں on floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر KP جہاں ان کی حکومت ہے، وہاں کی ساری پولیس ان کے ساتھ تھی، cranes ان کے ساتھ تھیں۔ اگر اٹک پل پر بیس ہزار سے زائد لوگ آئے ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب، قائد ایوان کھڑے ہیں، پلیز۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: بیس لاکھ تو دور کی بات ہے۔ اس طرح نہ کیا کریں۔ معیشت کے ساتھ جو بھی ہوا، بارودی سرنگیں لگیں، ملک کو، معیشت کو تباہ کیا، پھر لانگ مارچ کی آڑ میں میرے خوبصورت شہر کو جلا کر چلے گئے۔ ایسے تو تاتاری بھی نہیں کرتے۔ پودوں، درختوں کو آگ لگی ہوئی ہے، دکانیں ٹوٹی ہوئی ہیں، کہتے ہیں کہ ہم نے ایک پتا بھی نہیں توڑا۔ ٹیلی ویژن پر سنا ہے کہ باہر ممالک کے۔۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب، پلیز۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ بات نہ کیا کریں، آپ ماڈل ٹاؤن کی بات کرتی ہیں تو میرے منہ پر بات نہیں آتی جو TLP کے شہداء ہیں، لاہور میں 34 لوگوں کے خون سے کھیل کر پھر دیتیں دے کر جس طرح نکلے ہیں، میں اس میں نہیں پڑتا۔ میں لمبی بات نہیں کروں گا، سب کو تقریر کا موقع دیں۔ جناب چیئرمین! ایک استدعا ہے، جیسے قائد حزب اختلاف نے بھی کہا، شوکت ترین صاحب بھی ہیں، وہ معیشت پر بات کریں۔ ہم بھی جواب دیں گے، ان سے علم حاصل کریں گے کہ کس طرح انہوں نے ملک کو یہاں تک پہنچایا۔ وزراء نے جانا ہے۔ جناب چیئرمین! میری استدعا ہوگی کہ پہلے legislative business لے لیا جائے، House کی sense لے لیں، ہم بیٹھے ہیں، کہیں نہیں جا رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، legislative business لے لیتے ہیں۔۔۔ Order No.16...

(Interruption)

جناب چیئرمین: پانچ منٹ کے بعد آپ کو موقع دے دوں گا، پانچ منٹ سے زیادہ لگ گئے تو آپ نے کھڑے ہونا ہے۔

Mr. Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs, please move the motion.

Motion under Rule 260 moved by Mr. Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs for dispensation of Rules

Mr. Murtaza Javed Abbasi (Minister for Parliamentary Affairs): Thank you Mr. Chairman. I wish to move under Rule 260 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 120 of the said Rules regarding notice period be dispensed with in order to take into consideration the Bill at Order No. 17 to 20.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 260 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 120 of the said Rules regarding notice period be dispensed with in order to take into consideration the Bill at Order No. 17 to 20.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.17, Mr. Murtaz Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No. 17.

The Elections (Amendment) Bill, 2022

Mr. Murtaza Javed Abbasi: Thank you Mr. Chairman. I wish to move that Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

کمیٹی کو بھیج دوں یاpassageپر لے جانا ہے؟

(مداخلت)

Mr. Chairman: Leader of the House, please.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یہ وہ بل ہے جس کو سینیٹ کی قائمہ کمیٹی نے تاج حیدر صاحب کی موجودگی میں consider کیا۔ الیکشن کمیشن نے 34 اعتراضات کھڑے کیے لیکن چونکہ یہاں پر انا کی ضد تھی۔ Overseas کا ووٹ نہ ختم کیا جارہاہےاور نہ کیا جائےگا۔ Overseas ہمارا اثاثہ ہیں۔ میں on floor of the House کہہ رہاہوں۔ Overseas Pakistanisکااس بل کے ذریعے ووٹ کا حق واپس نہیں لیا گیا بلکہ صرف الیکشن کے طریقہ کار پر جو قانون رائج تھا، الیکشن کمیشن کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ آئین اور قانون کے تحت ان کا ووٹ ڈلوائے، کسی کاright نہیں لیا گیا۔ یہ دونوں ترامیم وہ ہیں جو سینیٹ کی قائمہ کمیٹی نے تاج حیدر صاحب کی موجودگی میں کیا۔۔۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، clear ہوگیا۔ جی قائد حزب اختلاف۔ نیازی صاحب اپنےLeader of the Opposition کی بات سن لیں، قادر صاحب، اگر کسی اور کی نہیں سن رہے ہیں۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: آپ بل کو کمیٹی میں بھیجیں۔ میں اپنے تمام اراکین کےbehalfپر ،اپنیleadershipکےbehalfپر یہ بات کررہاہوں کہ Overseasکے ووٹ کے حق پر ہم کسی کوڈاکا نہیں ڈالنے دیں گے۔ نوے لاکھ پاکستانیوں کو ووٹ کے حق سے محروم کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ وہ پاکستانی جن کے زرمبادلہ پر یہ ملک چل رہاہے۔ یہاں شبلی فراز صاحب تشریف فرمارہے ہیں جنہوں نےEVM کے لیے بھرپور کام کیا تھا تاکہ دھاندلی کو ختم کیا جائے۔ ان دونوں چیزوں پر ہم کسی صورت کوئی compromise نہیں کریں گے۔ ہم کسی طرح ان کو bulldoze کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Leader of the House.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! اگر یہ سننا مناسب سمجھیں، سن تو لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: سن تو لیں، قائد ایوان کھڑے ہیں۔ جی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ دونوں ترامیم سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے پارلیمانی امور میں، جس میں سینیٹر علی ظفر صاحب، سینیٹر اعظم سواتی صاحب اور سینیٹر شبلی فراز صاحب بذات خود موجود تھے، اس وقت کے آدھے اراکین Treasury Benches کے اور آدھے اراکین Opposition Benches کے تھے، 14 meetings کے بعد، stakeholders کو سننے کے بعد الیکشن کمیشن نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جہاں کثیر تعداد میں 90 میں سے 70 لاکھ پاکستانی اگر وہاں پر ہیں تو وہ ممالک ہمیں Polling Stations بنانے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کے حکم پر جو consultants hire کیے، اس Spanish firm نے رپورٹ دی کہ جو یہ قانون سازی کے ذریعے مانگ رہے ہیں، یہ technically possible نہیں ہے، ووٹ کی secrecy نہیں رہے گی۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ ہم الیکشن نہیں کرا پائیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے پرانا قانون بحال کر کے right of vote بحال ہے۔ الیکشن کمیشن کو اس قانون کے ذریعے کہہ رہے ہیں کہ وہ ensure کرے کہ ان کا ووٹ پڑے اور پہلے pilot بھی کرے۔ اگر انہوں نے انا کا مسئلہ بنایا ہے، انہوں نے اس وقت بھی الیکشن کمیشن پر چڑھائی کی جب قائمہ کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی، الیکشن کمیشن کے افسران کو گالیاں دی گئیں۔ وہ چھوڑ کر چلے گئے۔ انہیں contempt notice دیے گئے۔ انہوں نے جا کر الیکشن کمیشن میں معافیاں مانگیں۔ اعظم سواتی صاحب اور فواد چوہدری نے written معافی نامہ دیا۔ یہ بات نہ کریں۔

میری استدعا یہ ہے کہ آپ House کی sense لیں۔ Overseas کا ووٹ ختم نہیں کیا گیا، وہ بحال ہے۔ الیکشن کمیشن کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ secrecy, technical reasons کو سامنے رکھتے ہوئے ensure کرے کہ وہ overseas کا ووٹ دلوائیں۔ جناب! اس سے آگے اتحادی جماعتوں نے یہ بھی طے کیا ہے جو اگلے بل میں آئے گا۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: تو آئیں نا یہ لوگ جو قومی اسمبلی میں بھگوڑے ہوئے ہیں۔ یہ تشریف لائیں اور overseas کو سیٹیں دیں۔ ہماری coalition Government Overseas Pakistanis کو پارلیمان میں نمائندگی دے رہی ہے۔ ہم تو ان کی seats کی بات کر رہے ہیں۔ وہ ووٹ بھی ڈالیں اور سیٹیں بھی لیں۔ جناب والا! آپ House کی sense لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے میری بات سنیں۔ Should I send it to the Committee?

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بات سنیں۔ سب سے پہلے تو میں خالد مگسی صاحب کو welcome کرتا ہوں۔ وہ قومی اسمبلی میں ہماری پارٹی BAP کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ Welcome to the House. جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! قائد ایوان نے دو معزز ارکان کا نام لیا کہ انہوں نے کمیٹی میں یہ بات کی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ لوگ جذبات میں نہ آئیں۔ شکریہ دنیش کمار صاحب۔ دنیش آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی وسیم شہزاد صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: سب سے پہلے تو میں سینیٹر دنیش کمار سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر کسی بھی رکن کی بات سے دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان تمام ارکان کے behalf پر ان سے معذرت کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر دو سینیئر ارکان کا نام لیا گیا کہ وہ اس کمیٹی میں موجود تھے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ لوگوں نے قائد حزب اختلاف کو سننا ہے یا نہیں؟ جی وسیم صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ وہ اس سے agree کرتے تھے۔ جناب والا! میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ point of personal explanation پر دونوں ارکان کا یہ حق ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ وہاں پر کمیٹی میں کیا ہوا، وہاں پر کمیٹی میں کیا فیصلے ہوئے۔ دوسری بات میں یہ واضح کر دوں کہ یہ طاقت کے نشے میں ہیں، یہ imported طاقت کے نشے میں ہیں، اگر یہ imported طاقت کے نشے میں ہیں تو وہ اس بل کو bulldoze کرنے کی کوشش نہ کریں اور جو پارلیمانی طریقہ ہے، اسی کو follow کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی شبلی فراز صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! قائد ایوان صاحب نے مجھے quote کیا، اعظم سواتی صاحب کو quote کیا اور اس میں آپ نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ہمیں یہ منظور تھا۔ For God's sake! آپ ایک وکیل ہیں، آپ نے جو ایک تاثر دینے کی کوشش کی ہے، وہ اسی بدنیتی پر مبنی ہے، جس طرح آپ اس وقت یہ بل پیش کر رہے ہیں اور یہ ترامیم لا رہے ہیں ایک ایسے ایوان سے لا رہے ہیں، جس میں حزب اختلاف ہی نہیں ہے، جس سے ہم نے استعفے دے دیے ہیں اور جو ڈپٹی سپیکر نے منظور بھی کیے ہیں۔ آپ اگر اس لولی لنگڑی قومی اسمبلی میں اپنی مرضی کے بل لے آئیں اور پھر ان کو بلڈوز بھی کریں، یہ مناسب نہیں۔ یہ بل اخلاقیات سے بھی عاری ہے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: جس قائمہ کمیٹی میں اس بل پر discussion ہوئی تھی اور پھر voting بھی ہوئی تھی تو اس میں voting بالکل برابر تھی اور انہوں نے آپ کو جو رپورٹ بھیجی تھی وہ time barred تھی۔ اس کمیٹی کے conclusions کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اور یہ بات آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔

دوسری بات جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ان کو پوری طرح سے invite کیا تھا اور یہ جو 37 points of Election Commission کی بات کر رہے ہیں، وہ محض ایک plain paper تھا اور اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میری آپ سے درخواست یہ ہے کہ آپ

اس چیز کو کمیٹی میں بھیجیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ ان کو free, fair and transparent elections قبول نہیں ہیں۔ چونکہ یہ ہمیشہ دو نمبری کرکے حکومت میں آئے ہیں۔ یہ ہمیشہ جعلی ووٹوں سے حکومت میں آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب میں House کا sense لیتا ہوں۔ کیا میں اس کو کمیٹی میں بھیجوں؟

(Voices of noes)

جناب چیئرمین: اگر آپ اپنی باری پر بولیں گے تو آپ لوگوں کی بات سنی جائے گی۔ ورنہ میں خود فیصلہ کرلوں گا۔ کیا میں اس کو کمیٹی میں بھیجوں؟

(Voices of noes)

Mr. Chairman: I think the noes have it. It has been moved that the Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. We may now take up second reading of the Bill, that is, clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 4. So, I will put these clauses as one question. The question is that Clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill, stands part of the Bill. Now Order No.18. Honourable Senator Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No.18.

Mr. Murtaza Javed Abbasi (Minister for Parliamentary Affairs): Thank you Mr. Chairman. I wish to move that the Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Amendment) Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Amendment) Bill, 2022], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed. Order No.19. Honourable Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move Order No.19.

The National Accountability (Second Amendment) Bill, 2022

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice): I wish to move that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance, 1999 [The National Accountability (Second Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

(Interruptions)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب اپنی سیٹ پر جا کر بات کریں اور سائیڈ سے ہٹ جائیں۔ ادھر ہو جائیں، ادھر ہو جائیں۔ بل کمیٹی میں بھیجوں یا at once consideration پر لوں۔

Senator Azam Nazeer Tarar: No Committee.

جناب چیئرمین: ہاؤس کی اکثریت کہہ رہی ہے کہ کمیٹی نہ بھیجیں۔

Order No.19. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice please move.

Senator Azam Nazeer Tarar: I wish to move that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance, 1999 [The National Accountability (Second Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance, 1999 [The National Accountability (Second Amendment) Bill, 2022) as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Second reading of the Bill. We may now take up second reading of the Bill, that is, clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 27. There is no amendment in Clauses 2 to 27. I will put these clauses as one question. The question is that Clauses 2 to 27 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 27 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Tittle of the Bill, stands part of the Bill. Order No.20. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move Order No.20.

Senator Azam Nazeer Tarar: I wish to move that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance, 1999 [The National Accountability (Second Amendment) Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance, 1999 [The National Accountability (Second Amendment Bill, 2022], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed. Order No.21, Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin please raise the matter.

کیا آپ اپنے calling attention پر بات نہیں کرنا چاہتے؟ کسی نے بات کرنی ہے یا نہیں کرنی؟

(مداخلت)

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 30th May, 2022 at 04:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 30th May, 2022 at 04:00 p.m.]

Index

Mr. Ahsan Iqbal Chaudhary 49, 52, 64, 70
Mr. Miftah Ismail.....2, 11, 17, 37, 39, 45, 53, 56, 58, 59
Mr. Murtaza Javed Abbasi 90, 96
Samina Mumtaz Zehri 64
Sayed Naveed Qamar.....42
Senator Azam Nazeer Tarar.....96, 97, 98
Senator Bahramand Khan Tangi.....11, 17, 30
Senator Danesh Kumar 52, 65
Senator Ejaz Ahmad Chaudhary 63
Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 2, 54
Senator Mohsin Aziz 39, 42, 48
Senator Mushtaq Ahmed.....37, 44, 53, 59
Senator Rana Mahmood-ul-Hassan 58
Senator Seemee Ezdi 69, 70
Senator Zeeshan Khan Zada 49, 56, 57
Syed Murtaza Mahmud 55, 57, 63, 69
Syed Naveed Qamar.....30, 48, 65
ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا 5, 6, 7, 8, 9, 10, 12, 14, 16, 17, 24, 25, 27, 29
سینیٹر امام الدین شوقین 33
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 11, 24, 30
سینیٹر تاج حیدر 7
سینیٹر دلاور خان 35
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 84, 86, 87, 88, 93, 94
سینیٹر زرقا سہروری تیمور 14
سینیٹر سید شبلی فراز 94
سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین 8, 9, 25, 26
سینیٹر عرفان الحق صدیقی 5
سینیٹر فدا محمد 36
سینیٹر قرۃ العین مری 32
سینیٹر محسن عزیز 9, 16, 28, 29
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 88, 89, 91, 92, 93
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 91
محترمہ شازیہ مری 31, 33, 34, 35, 36